عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۵ | شمارہ نمبر ۱۹

حضرت فاطمہؓ بنت خطاب
ایک چٹان جس نے
اپنے سے بڑی
چٹان کو توڑ دیا

خرچ کرنے کی
خوبی اور بخیلی
کا انجام

محمد ﷺ

آفاقہا گردیدہ ام، مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیزے دیگری

پانچویں عالمی ختم نبوۃ کانفرنس لندن

علماء کرام کی تقاریر ـــ قرار دادیں اور مطالبات

محدث العصر قائد تحریک
ختم نبوت
حضرت مولانا
محمد یوسف بنوری
رحمۃ اللہ علیہ

یم قادیانی
ومی اسمبلی
یں ناتمام
ضاحت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اشتہار
"خدائی عدالت کا فیصلہ"
پھاڑنے پاؤں سے روندنے پر ہندوستان میں ایک قادیانی مبلغ کی
عبرتناک موت
خدائی نشان کا عظیم الشان ظہور

فالج کا حملہ | شکل بدل گئی | بدبو اور تعفن پھیل گیا

مولانا مفتی محمود بلاشبہ وہ ایک قومی ہیرو تھے

قاری عبدالقادر محمود ڈیروی۔ کراچی

برصغیر میں قافلہ حریت کے جدامجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تھے اور ان کے نامور سپوت شاہ عبدالقادرؒ شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالغنیؒ اور شاہ رفیع الدینؒ کے علاوہ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ مولانا سید حسین احمد مدنیؒ مولانا اشرف علی تھانویؒ مولانا مفتی محمد حسنؒ مولانا سید انور شاہ کاشمیریؒ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مولانا احمد علی لاہوریؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان جیسے درخشندہ ستارے اسی خانوادہ علم و عمل کے وارث تھے حضرت مفتی محمودؒ کی عظمت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ قدرت نے انہیں اپنے ان عظیم روحانی اجداد کا قابل فخر جانشین بنایا تھا لیکن قدرت نے انہیں بے شمار اوصاف سے بھی متصف فرمایا تھا۔ مفتی صاحبؒ ایک بہترین مدرس، بلند پایہ شیخ الحدیث عظیم المرتبت فقیہہ، مشہور زمانہ مفکر، منجھے ہوئے سیاست دان بخیدہ خطیب اور مانے ہوئے پارلیمینٹرین اور مقرر تھے۔ مسئلہ ختم نبوت کے حوالے سے وہ اہم رہنما تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کے قائدین کے ہمراہ قیدو بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے اور پھر ۱۹۷۴ء کی ملک گیر تحریک میں انہوں نے ملک کی علمی، سیاسی اور پارلیمانی محاذ پر ایک منفرد کردار ادا کر کے ہمارے دل اور اپنے عظیم اسلاف کی ارواح کو مسرور کیا۔ ویسے تو ان کے اور بھی بہت سے قابل تحسین کارنامے ہیں لیکن میرے نزدیک ان کا سب سے زیادہ قابل تحسین کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اس گئے گزرے دور میں علماء، طلباء اور ملک کی تمام دینی طاقتوں کو متحد کیا۔ اور پھر اس تحریک میں نئی روح پھونک کر اسے ایک زندہ حقیقت بنا دیا۔ اس عظیم کارنامے میں انہیں پیر طریقت خواجہ خان محمد مدظلہ کندیاں شریف جیسے درویش صفت رہنما مولانا عبیداللہ انورؒ جیسے نیک شہرت جیسے مجاہد اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ جیسے علم و عمل کے روشن چراغ اور دینی جذبے سے سرشار ملک کے لاکھوں نوجوانوں کا تعاون حاصل رہا۔ لیکن اس موقع پر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مفتی صاحب ایک زندہ بیدار اور متحرک علاقے سے ابھر کر قومی سطح اور پھر قومی محاذ سے بین الاقوامی سطح کے رہنما بنے اگر وہ پنجاب کے کسی علاقے میں پیدا ہوتے تو شاید B.D بی ڈی ممبر بن پاتے اور تمام عمر دینی خدمات میں علم و عمل کے چراغ روشن کرتے رہتے مگر قومی سطح پر انہیں اپنی خداداد صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ہی نہ ملتا۔ رہنما اپنی قوم کے کردار و عمل سے آگے بڑھتے ہیں جس قوم میں کردار اور عمل کا فقدان ہو وہ کسی غیر معمولی انسان کو پیدا نہیں کر سکتی بقول شاعر

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مفتی صاحب کے علاقے کے لوگ اس لحاظ سے

باقی صفحہ ۲۷ پر

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری

مرسلہ:۔ قاری سید محمد شاہ ——— نیو مراد آباد۔ مانسہرہ

حضرت امیر شریعتؒ کی زندگی حُبِ رسول کا مظہر تھی۔ وہ ہر شاتم رسول کے لئے شمشیر بے نیام تھے۔ ۱۹۲۷ء کا زمانہ تھا۔ راجپال نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیوں پر مشتمل کتاب شائع کر دی شاہ جی اس موقع پر آتش بجاں تھے۔ اس شاتم رسول کے خلاف آپ کی زبان شعلے اگلنے لگی۔ اس موقع آپ کی خطاب درد و عشق سے ولا آشتہ بن چکی تھی آپ کے سوز و ساز نے غازی علم الدین شہید کی شکل اختیار کر لی اور راجپال کو واصل جہنم کر دیا احاطہ شاہ محمد غوث لاہور میں آپ نے اس مقصد کے لئے معرکۃ الآرا عظیم الشان خطاب کیا۔ اس پر آپ کو ۶ جولائی ۱۹۲۷ء کو ایک سال کے لئے گرفتار کیا گیا تھا جب آپ اس قید سے رہا ہو کر تشریف لائے تو آپ کا والہانہ استقبال کیا گیا تھا۔ اس موقع منشی غلام قادر امرتسری فرخ نے ایک تہنیت نامہ بزبان فارسی پیش کیا تھا۔
زمیندار لاہور جلد نمبر ۱۵، ۹ اگست ۱۹۲۸ء کے حوالہ کے ساتھ پیش خدمت کیا ہے۔

تہنیت نامہ

بہ تقریب رہائی "بلبل اسلام" مولانا سید عطاء اللہ بخاری از قید فرنگ از خامہ منشی غلام قادر فرخ امرتسری

آفریں! اے بلبل گلزار اسلام آفریں
مرحبا! اے قمری شمشاد ملت مرحبا

ازجفا و جور گل چیں سینۂ تو لالہ زار
کرد بر جانِ حزیں صیاد ظلم ناروا

گشت برق آشیانت نالہ سوزانِ تو
برد در گرداب کلفت گریہ طوفاں نما

از صدائے درد تو لرزد زمین و آسماں
از نوائے تلخ تو ہنگامہ محشر بپا

بود قلبت مطمئن از کلفت کنج قفس
شد سکوں حاصل ترا در حلقہ دام جفا

رفتی و شد درہم و برہم ہمہ بزم چمن
ہم صفیراں در غم ہجر تو مصروف بکا

غالب آمد بر مصائب جذبۂ عشق رسولؐ
در اسیری شد معیت حب محبوب خدا

خاطر محزون فرخ شاد از فرط نشاط
کرد وا دارِ جہاں دلدار ما مارا عطا

از قفس با صد نوائے روح افزا آمدی
نغمہ پیرا رفتی و ہم نغمہ پیرا آمدی

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۱۸ تا ۲۴ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۰ تا ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر ⑧ شمارہ نمبر ⑲

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

① مولانا مفتی محمود — ②
② حمد و نعت — ④
③ نسیم قادیانی - ناتمام وضاحت — ⑤
④ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — ⑥
⑤ حضرت فاطمہ بنت خطاب — ⑧
⑥ آئین جواں مرداں — ⑩
⑦ قادیانی مبلغ کی عبرتناک موت — ⑭
⑧ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ — ⑮
⑨ ختم نبوتؐ کانفرنس لندن — ⑳

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر ۷۷۸۰۳۷

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ——— ۱۵۰ روپے
ششماہی ——— ۷۵ روپے
سہ ماہی ——— ۳۵ روپے
فی پرچہ ——— ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
• حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
• مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
• حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
• مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
• شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
• حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
• حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
• حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
• حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

نارتھ امریکہ
○ وینکوور ——— جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن ——— عامر رشید
○ وینی پیگ ——— میاں حمید
○ ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
○ مونٹریال ——— آفتاب احمد
○ واشنگٹن ——— کرامت اللہ
○ شکاگو ——— محمد عبدالغنی
○ لاس اینجلس ——— نزل سعید
○ سیکرامنٹو ——— چوہدری محمد شریف گورائی

بیرون ملک نمائندے
○ قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی
○ دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن
○ برونا ——— محمود یوسف
○ باربڈوس ——— اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ ——— لے. کیو. انصاری
○ برطانیہ ——— محمد اقبال
○ اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک ——— محمد ادریس
○ ناروے ——— میاں اشرف جاوید
○ افریقہ ——— محمد زبیر افریقی
○ ماریشس ——— محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا
○ ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش ——— محی الدین خان
○ مغربی جرمنی ——— مشتاق الرحمٰن
○ سنگاپور ——— سید زبیر حسن بخاری

حمد باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

تنگ ہے اُس کے لئے ساری خدائی تیری
وہ کہاں جائے جسے یاد نہ آئی تیری

کون دیکھے گا یہاں جلوہ نمائی تیری
کس کی آنکھوں میں سمائے بڑائی تیری

جلوہ خود اپنی تجلّی میں رہا پوشیدہ
کسی صُورت بھی نہ صورت نظر آئی تیری

میں ازافق تا بہ افق ڈھونڈ رہا ہوں تجھکو
حد کسی سمت نگاہوں نے نہ پائی تیری

ترا محبوب بھی ہے وہ ہے ترا عاشق بھی
جس کو ہر شکل میں صورت نظر آئی تیری

مینہ بن گیا ھے قطرۂ شبنم تیرا
ہر رگِ گل میں ملی رنگ نمائی تیری

وہ تو یہ کہیے کہ قرآن اُتارا تو نے
ورنہ ممکن ہی نہ تھی حمد سرائی تیری

جاگ اٹھے گا مقدر یہ دُعا کر اختر
اس کے محبوب کے در تک ہو رسائی تیری

اختر انصاری اکبرآبادی

نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

تجلی سے پُر ہے کلامِ محمّد
پیامِ خدا ہے پیامِ محمّد

جہاں کی زباں پر ہے نامِ محمد
ہر اِک دِل میں ہے احترامِ محمد

بلا اذنِ خالق کہا کچھ نہ منہ سے
کلامِ خدا ہے کلامِ محمّد

محمّد کا رتبہ ارے اللہ اللہ
خدا کو بھی ہے احترامِ محمّد

سلاطینِ دنیا کا سلطان ہے وہ
حقیقت میں جو ہے غلامِ محمّد

رسالت پہ ان کی جو رکھتے ہیں ایمان
عقیدت سے لیتے ہیں نامِ محمّد

محبت کے رشتے سے دنیا کو باندھا
بہت خوب ہے انصرامِ محمّد

یہ بابِ حرم سے صدا آ رہی ہے
ثریّا سے بالا ہے بامِ محمّد

ہوئے منکشف ان پہ اسرارِ عرفاں
میسر ہوا جن کو جامِ محمد

نہ کیوں چوم لوں اُن لبوں کو میں حافظ
ادا جن لبوں سے ہو نامِ محمّد

حافظ سہارنپوری

اداریہ

نسیم قادیانی ـــــــ قومی اسمبلی میں ناکام وضاحت

قومی اسمبلی میں ایک رکن کے سوال کے جواب میں کہ کیا اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب قادیانی ہے۔ خواجہ طارق رحیم وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور نے کہا کہ "نسیم احمد نے سرکاری کاغذات میں مذہب کے خانے میں اپنا مذہب اسلام ڈیکلیئر کیا ہے۔" (جنگ کراچی ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ اوتش)

وفاقی وزیر کی یہ وضاحت بالکل ناتمام ہے۔ سرکاری کاغذات میں اگر کوئی قادیانی خود کو مسلمان ڈیکلیئر کردے تو وہ مسلمان نہیں بن جاتا اور نہ ہی سرکاری کاغذات کا اعتبار ہے۔ نسیم احمد کے بارے میں ایک عرصہ سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ وہ قادیانی ہیں اس کا آسان حل یہ تھا کہ حکومت اس سے بیان حلفی لیتی۔ کہ نہ تو میں قادیانی ہوں اور نہ ہی نام نہاد نبی مسیح مہدی مرزا قادیانی کو کسی بھی معنی میں اپنا مقتدا و پیشوا مانتا ہوں۔ بلکہ میں اُمت مسلمہ کے اجماعی فیصلہ کے مطابق مرزا قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

جب تک نسیم احمد یہ بیان نہ دے گا۔ جو اس نے طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی نہیں دیا تو ایسے میں اس کے قادیانی ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ کوئی شخص چور ہو اور ساری دنیا اسے چور کہتی اور جانتی ہے۔ لیکن وہ یہ لکھ دیتا ہے کہ میں چور نہیں میں انتہائی شریف آدمی ہوں تو کیا اس کی بات کا اعتبار کر لیا جائے گا؟ ظاہر ہے کہ ساری دنیا غلط بیانی نہیں کر سکتی۔ وہ چور خود غلط بیانی سے کام لے رہا ہے اور دھوکہ دے رہا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ یا تو مذکورہ بالا الفاظ میں واضح طور پر اس سے قادیانیت سے لاتعلقی کا اعلان کروائے ورنہ پاکستان کی رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے اسے فوراً اس کے عہدے سے ہٹایا جائے۔

بابو تاج محمد صاحب فقیر والی کی رحلت

بابو تاج محمد صاحب فقیر والی گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون وہ کافی عرصہ قادیانیوں کے "کعبہ" قادیان میں رہے۔ انہوں نے انتہائی نزدیک رہ کر قادیانیت کا بغور مطالعہ کیا قادیانیت کی حقیقت کو نہ صرف خود سمجھا بلکہ عمر بھر اس شجر خبیث سے بذریعہ قلم ساری دنیا کو آگاہ کرتے رہے بلاشبہ وہ قادیانیت کے سپیشلسٹ تھے۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحب بانی و مہتمم اوّل جامعہ قاسم العلوم فقیر والی کی اپیل پر وہ فقیر والی آ گئے اور وہاں انہوں نے دیگر تدریسی مشاغل کے علاوہ ناموس رسالت کے تحفظ اور رد قادیانیت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے رکھا۔ گذشتہ سال ۱۰ جون کو قادیانیوں کے جھوٹے پیشوا مرزا طاہر نے عام مسلمانوں کو بالعموم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والوں کو بالخصوص مباہلہ کا چیلنج دیا۔ یہ چیلنج محترم بابو صاحب کو بھی دیا گیا۔ جو انہوں نے فوراً قبول کر لیا جس کی نقل اشاعت کے لئے ہمیں ارسال کی ادھر ہمارے مخدوم محقق العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہی کی طرف سے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی طرف سے مرزا طاہر کا چیلنج قبول کیا۔ پہلے مرزا طاہر کو مینار پاکستان آنے کی دعوت دی۔ جب مرزا طاہر کو سانپ سونگھ گیا۔ تو مولانا نے خود لندن کے نزدیک اس کے مرکز میں مباہلہ کرنے کی دعوت دی لیکن وہ پھر بھی خاموش ہی رہا چونکہ مرزا طاہر کے چیلنج کے جواب میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا جواب ایک جامع مکمل اور عالمی مجلس سمیت تمام مسلمانوں کی طرف سے تھا۔ اس لئے ہم نے محترم بابو تاج محمد صاحب فقیر والی کا بھیجا ہوا جواب شائع نہیں کیا اور بھی بہت سے جواب جو شائع نہ کئے۔

بابو تاج محمد مختلف عوارض کے ساتھ عمر کی آخری منزلیں طے کر رہے تھے۔ بڑھاپے بیماریوں اور ان سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کے باوجود ۱۰ جون ۱۹۸۹ء شمسی تک مرزا طاہر کا سامنا کا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محترم بابو صاحب کو زندہ سلامت رکھا اور جب میعاد گذر گئی تو انہیں اپنے دامن رحمت میں چھپا لیا محترم بابو صاحب ہفت روزہ ختم نبوت کے قلمی معاون تھے۔ ان کے سانحہ ارتحال سے ادارہ ختم نبوت اپنے ایک قلمی معاون سے محروم ہو گیا اس لئے یہ سانحہ ان کے پسماندگان جامعہ قاسم العلوم ہی کے لئے ایک سانحہ نہیں بلکہ ہم سب کا مشترکہ سانحہ ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ محترم بابو صاحب مرحوم و مغفور کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

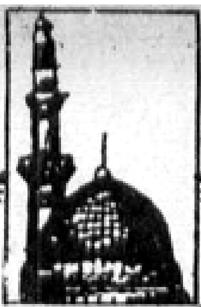

آفاقہا گردیدہ ام، مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیزے دیگری

تحریر: محمد اقبال حیدر آباد

آپ کا قد درمیانہ، جسم موزوں، رنگ سرخ وسفید، جبین مبارک کشادہ، ابرو ملے ہوئے، دندان مبارک ذرا چڑے ہوئے گردن بلند سر بڑا، سینہ فراخ سر کے بال نہ تو گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ قدرے بل کھائے ہوئے تھے، آنکھیں سیاہ سرمگیں ہوئیں اور پلکیں لمبی تھیں، مژگان مبارک دراز شانے پر گوشت کشادہ، ایڑیاں نازک وسبک اور تلوے درمیان سے قدرے خالی، عرق بدن میں مشک وعنبر کی خوشبو، جلد حریر ودیبا سے ملائم تر اور شانوں کے درمیان بیضہ کبوتر کے برابر مہر نبوت ابھری ہوئی تھی، آپ کے جوڑ مضبوط تھے آپ کی جسمانی صحت قابل رشک تھی، بدن پر بال نہیں تھے صرف بالوں کی ایک لکیر تھی جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی، اوسار اور پاؤں پر گوشت تھے،

چلنے کی رفتار تیز، چلتے وقت نگاہیں نیچی رہتی تھیں جب آپ چلنے کے لئے قدم اٹھاتے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں گفتار میں بے حد حلاوت اور دلکشی تھی، آہستہ آہستہ گفتگو فرماتے، تکلم فرماتے تو معلوم ہوتا کہ دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے، فقرہ جدا جدا ہوتا، اہم بات کئی بار فرماتے، آواز بلند تھی، آپ زبان کے نہایت سچے تھے، آپ صاف اور غیر مبہم لب ولہجہ میں گفتگو فرماتے تھے، شاذ ونادر ہی ہنستے تھے، ہنسی آتی تو تبسم فرما دیتے، آپ کا اٹھنا بیٹھنا اور چلنا دلآویز تھا اصل یہ ہے کہ آپ کا خلق اور خُلق دونوں حسین ودلکش تھے فیاضی سخاوت شجاعت میں آپ اپنا جواب تھے، آپ چونکہ رحمت للعالمین تھے اس لئے آپ کے دل میں بنی نوع انسان کی محبت بدرجہ اتم موجود تھی۔

چادر قمیض اور تہمد عام لباس تھا، یمن کی دھاریوں والی چادریں بہت زیادہ پسند تھیں کبھی کبھی تنگ آستین کی شامی عبا بھی استعمال فرمائی، نوشیروانی قبا بھی زیر استعمال رہی، پیوند لگے ہوئے کمبل اور گاڑھے کے تہمد میں وصال ہوا، زرد اور سفید رنگوں کو بہت پسند فرماتے تھے سرخ لباس ناپسند خاطر تھا۔

نعلین مبارک چپل کے مانند تھے بستر چرمی گدا ہوتا جس میں روئی کی جگہ کھجور کے پتے بھرے ہوتے چارپائی بان کی ہوتی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کپڑے بھی زیادہ نہ تھے، حضرت انس رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا کپڑا پہنا ہے اور پیوند لگا ہوا جوتا اور آپ نے بہت موٹا کھایا ہے اور موٹا کھردرا لباس بھی پہنا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر اللہ تعالیٰ کے حکم انفاق بالعفو پر عمل کیا، لہٰذا آپ کبھی صاحب نصاب نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ اپنے لئے کوئی چیز کل کے لئے جمع نہ کرتے تھے۔

آپ کی غذا سادہ لباس سادہ اور عادات سادہ تھیں، ایثار وقناعت کے باعث پرتکلف غذا نہ کھاتے تھے، کدو حلوا، روغن زیتون، شہد، سرکہ پتلی ککڑیاں جیسی رگھی میں پنیر اور کھجور ڈال کر پکایا جاتا ہے، بہت پسند تھے، اس کے علاوہ دنبہ، بھیڑ بکری خرگوش گورخر اونٹ مرغ بٹیر اور مچھلی بھی نوش جان فرمایا کرتے تھے جو کی روٹی اور دست کا گوشت مرغوب تھا، ٹھنڈا پانی اور دودھ پسند فرماتے تھے پیاز لہسن اور مولی پسند نہ تھی، ہمیشہ دائیں ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرتے، اور آپ نے اس کی ترغیب بھی دی ہے، کھانے سے فارغ ہو کر برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی روایات میں ہے کہ آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا اور نہ آپ نے کبھی کسی جاندار چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا مدینہ منورہ میں آپ سربراہ مملکت تھے لیکن آپ نہ صرف اپنے گھر بار بلکہ دوسروں کا کام کاج بھی کر دیا کرتے تھے۔ محنت سے آپ کو قطعاً عار نہ تھی چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے اور گھر والوں کی خدمت کرتے تھے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کو چلے جاتے، حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کی ہی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں خود مرمت کر لیا کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھروں میں کام کرتے ہو آپ اپنی بکری کا دودھ خود دودھ لیتے اور اپنا کام خود کر لیا کرتے۔ آپ کی رحمت اور انسان دوستی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو جو شخص بھی مدد کے لئے جہاں لے جانا چاہتا آپ چلے جاتے اور اس کا کام کر دیتے۔

آپ کا کمال یہ ہے کہ شب وروز کی گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود آپ اپنے دوستوں اعزہ واقارب

اور اہل وعیال میں بھی اُٹھتے بیٹھتے۔ بات چیت کرتے ان کی صحبت کے مزے لیتے، بچوں سے کھیلتے، گھر کا کام کاج کرتے مریضوں کی تیمارداری میں حصہ لیتے سماجی کاموں میں حصہ لیتے، پھر ہم آپؐ کو گھر میں دیکھتے ہیں جہاں آپؐ ایک مثالی شوہر اور مثالی باپ کی طرح گھر کی خوشیوں کو دوبالا کرتے ہیں اور ازدواجی زندگی سے پوری طرح لطف اندوز ہوتے ہیں، آپؐ کی اجتماعی زندگی پر مصائب وخطرات کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اور ان میں جنگ برق تپاں کی طرح لہرا رہی ہے اور رعد کی طرح کڑک رہی ہے لیکن اس عالم میں بھی آپؐ مطمئن و پرسکون اور ہشاش بشاش نظر آتے ہیں، غم انسانیت کے کوہ گراں کو خوشی سے اُٹھائے پھرتے ہیں جس طرح انسان کو اپنی فطرت اور مشیت ایزدی کے مطابق لطف اندوز ہونا چاہئے۔ ہمیں یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ آپؐ بے مثال عبقری اور مرد کامل ہیں لہٰذا آپ میں تخلیقی توانائی کی بہتات ہے اور جمالیاتی حس حد درجہ فعال ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند اخلاق اور زبردست اخلاقی رعب ہے جو مخالفین کو جھکنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ کفار پر حضورؐ کے اخلاقی رعب کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی کہ جب وہ اجتماعی طور پر آپؐ کو قتل کرنے کے ارادے سے آئے اس وقت بھی ان کی امانتیں آپؐ کے پاس اس گھر میں موجود تھیں جس کا وہ کفار محاصرہ کئے کھڑے تھے۔

جس قربانی کا آپؐ عام مسلمانوں سے مطالبہ کرتے خود اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش فرماتے۔ مسجد کی تعمیر ہو یا خندق کی کھدائی۔ اللہ کا پاک پیغمبر رسول الثقلین ہر موقع پر عام مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ ایک موقع پر جب ایک صحابیؓ بھوک کی شدت کی شکایت حضورؐ سے کرتا ہے اور قمیض کا دامن اُٹھا کر دکھاتا ہے کہ ایک پتھر پیٹ پر باندھ رکھا ہے۔ تو جواب میں اللہ کا رسول سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر اپنی قمیض کا دامن اُٹھا کر دکھاتے ہیں اور لوگ دیکھتے ہیں اس اللہ کے بندے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کے بجائے دو پتھر پیٹ پر باندھے ہوئے ہیں۔

محمد عربی فداہ امی وابی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا جو پہلو نہایت شدت سے اُبھرا وہ آپؐ کا دینی جذبہ تھا۔ آپؐ کی غیر معمولی صلاحیتوں سے آپؐ کی رسالت دنیا میں ہی کامیابی سے ہم کنار ہو گئی مکے میں آپؐ کا صبر و استقلال اور مدینہ میں آپؐ کے مدبرانہ اعمال اور منصوبے یہ سب آپؐ کی اس نظریاتی جدوجہد کے مظاہرے تھے جو اسلام پر آپؐ نے انمٹ اثرات چھوڑے ہیں۔ یہ تھا وہ عظیم مقصد جس کے حصول کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئس سال کی جان گسل جدوجہد کی اور دنیا بھر کی باطل قوتوں سے پنجہ آزمائی کی اور ہر طرح کی تکالیف کو برداشت کیا۔ اسی مقصد کے لئے حضورؐ نے اپنی ساری صلاحیتیں کھپا ڈالیں، فاقے جھیلے تو اسی لئے۔ تلوار اُٹھائی تو اسی مقصد کی خاطر سیاسی گفت و شنید کی تو اسی غرض سے، گھر بار چھوڑا تو اسی مقصد کے پیش نظر، حتیٰ کہ اکثر و بیشتر شادیاں بھی اسی جذبہ سے کیں۔

جب آپؐ نے ہجرت فرمائی تو مسلمانوں کی کل تعداد تقریباً ساڑھے چھ سو (۶۵۰) تھی مدینہ میں تقریباً دو سو (۲۰۰)۔ مکہ میں چار صد پچیس کے لگ بھگ اور حبشہ میں کچھ اوپر سو مسلمان تھے۔ ہجرت کے بعد پہلی عید کے موقع پر ۲ھ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مردم شماری کرائی تو سات سو کے قریب مرد تھے اتنی ہی عورتیں فرض کر لی جائیں تو ۲ھ میں دنیا بھر میں کل مسلمان زیادہ سے زیادہ دو ہزار تھے یہ تھی وہ افرادی قوت جس کو ساتھ لے کر حضورؐ نے کام شروع کیا۔

• قیام مدینہ کے دوران حضورؐ نے کل سترہ غزوات میں حصہ لیا، تیتیس سرایا بھیجے تقریباً اٹھاسی (۸۸) گشتی دستے وقتاً فوقتاً ارسال فرمائے۔ دو سو نو (۲۰۹) وفود کو باریاب فرمایا، مختلف عرب قبائل سے معاہدے کئے جن کی تعداد شاید پچیس (۲۵)، تیس (۳۰) بنتی ہے، سو کے قریب تبلیغی وسیاسی سفرا بھیجے بے شمار تبلیغی وسیاسی خطوط لکھے۔ تقریباً تین سو قبائلی سرداروں سے بیعت لی، ان سب سیاسی وعسکری اقدامات کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب آپؐ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے تو ڈیڑھ لاکھ کے قریب فرزندان توحید ہمرکاب تھے۔

وفات طیبہ جب ہوئی تو ساڑھے نو لاکھ مربع میل رقبہ پر اسلامی حکومت کا پرچم لہرا رہا تھا اور قریب قریب دس لاکھ افراد اسلام قبول کر چکے تھے، لیکن اس پوری مہم میں کتنی انسانی جانوں کی قربانی دی گئی یہ بات بڑی حیرت اور نہایت دلچسپی کا باعث ہوگی کہ اس ساری مہم میں چودہ سو (۱۴۰۰) افراد کا خون بہا۔ سارے غزوات اور دوسری جنگوں میں چار سو سے کچھ کم ہی صحابہؓ نے جام شہادت نوش فرمایا اور نو سو سے کچھ زائد کافر مارے گئے۔

یوں تو ہمارا ایمان ہے کہ یہ عظیم الشان کامیابی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی لیکن یہ کام اس نے بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا اور آپؐ کو وہ ساری صفات اور صلاحیتیں اور خوبیاں عطا فرمائیں جن سے حضورؐ نے اس مہم میں کام لیا۔

ے ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

بقیہ :- انبیاء کرام کی شبیہیں

نمازیں پڑھی ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر پیغمبر اعظم وآخرؐ کو اعمال کرتے دیکھتے ہوں۔ اور پھر قرآن وحدیث کی تدوین حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ، امیر معاویہؓ، ابوہریرہؓ، اور اماں حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہؓ نے کی ہو۔

عقیدۂ ختم نبوت کی تکمیل، خلافت راشدہؓ، تمام اصحاب رسولؐ اور امہات المؤمنینؓ سے محبت اور عقیدت سے ہے۔

حضرتِ فاطمہؓ بنتِ خطاب

ایک چٹان جس نے اپنے سے بڑی چٹان کو توڑ دیا

حضرت فاطمہؓ بنت خطاب ایک بڑے آدمی کی بیٹی، ایک بڑے آدمی کی بہن، ایک بڑے آدمی کی بیوی تھیں، ان کے تعارف کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ وہ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروقؓ کی بہن تھیں۔ اور ان دس بزرگوں میں سے ایک بزرگ حضرت سعید بن زیدؓ کی شریک حیات تھیں۔ جن کے جنتی ہونے کا اعلان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نشست میں بیک وقت فرمایا۔ اور جنہیں ہم عشرہ مبشرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت فاطمہؓ اپنے شوہر کے ساتھ ہی مسلمان ہوئیں۔ یہ اور ان کے شوہر سعید بن زیدؓ ان دس خوش نصیب مسلمانوں میں سے ایک ہیں۔ جو سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور پھر انہوں نے اپنی ثابت قدمی سے ایک ایسے شخص کو اسلام کے قدموں میں لا گرایا جو اپنی اسلام دشمنی اور سنگ دلی میں ابوجہل کا مد مقابل تھا، یہ ایک مختصر واقعہ ہے لیکن جب ہم نے اس کو پڑھا تو بفضلہ ایمان ہمارے اندر کروٹیں لیتا محسوس ہوا۔ امید ہے کہ اس واقعہ کی تکرار ایمان والوں کے دلوں میں گرمی پیدا کرے گی اسی غرض کے لئے ہم اس واقعہ کو اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کی گلیوں میں نعرۂ توحید بلند فرمایا اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اور فرمایا کہ لوگو! اس کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور جس نے تم کو انسان بنایا۔ اور جو تم کو روزی دینے والا اور تمہاری ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ نیز ان بتوں کی بندگی چھوڑ دیں جنہیں تم اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو، جو یہ بھی نہیں کر سکتے کہ اپنے اوپر بیٹھی ہوئی مکھی کو اڑا سکیں، پھر تم ان کے آگے ہاتھ کیوں پھیلاتے ہو۔

یہ حق بات مکے کے لوگوں نے سنی تو حق پسند حضرات نے بڑھ کر لبیک کہی۔ اور ایک ایک کر کے مسلمان ہونے لگے، لیکن اسی آواز حق نے باطل پسندوں کو برکھلا دیا۔ انہوں نے حق کو دبانے کی ٹھانی مسلمان ہونے والوں کو سمجھا کر، دھمکا اور ڈرا کر، ان کا مذاق اڑا کر اور ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ کر اسلام سے پھر جانے پر مجبور کرنا شروع کر دیا۔ مگر یہ وہ نشہ تھا جو ترشی اتار دیتی۔ لوگ حق کی طرف بڑھتے رہے۔ اور باطل پیچ و تاب کھاتا رہا۔ یہاں تک کہ ۳۸

از: مائل خیر آبادی

سعید ہستیاں مسلمان ہو گئیں۔ انتالیسویں مکے کے مشہور پہلوان امیر حمزہ تھے۔ جن کے مسلمان ہونے سے مکے کے مشرکین میں کھلبلی مچ گئی۔ وہ سر جوڑ کر سوچنے لگے کہ کس طرح اسلام کو دبایا جا سکتا ہے۔ کسی نے کہا "اسلام کے داعی معظم کو کیوں ختم نہیں کر دیتے؟ اور پھر سب نے طے کر لیا۔ اب وہ جیالا مرد تلاش کیا جانے لگا۔ جو انتہائی بہادر جابر ہو، اور ساتھ ہی ساتھ اسلام سے شدید بغض و کینہ رکھتا ہو۔ اس انتخاب میں بڑی دیر ہو گئی۔ آخر ایک پرجوش نوجوان تڑپ کر اٹھا اور بولا "میں اس کام کو انجام دوں گا"۔ مشرکین مکہ نے اس نوجوان کو دیکھا اور دیکھتے ہی پکار اٹھے۔

"عمر بن خطاب زندہ باد"

عمر بن خطاب قریش کے پرجوش اور بہادر نوجوان تھے، ان کی بہادری ضرب المثل تھی۔ قریش مکہ کو پورا یقین تھا کہ وہ نوجوان ہے اور اپنا ارادہ ہرگز پورا کئے بغیر نہ لوٹے گا۔ چنانچہ عمر بن خطاب اسلام کی شمع بجھانے چلے۔

غرور سے جوش و خروش کے ساتھ تیور بدلے، ننگی تلوار ہاتھ میں لئے مضبوطی ارادہ سے اور سنگ دلی کا مجسمہ بنے ہوئے جا رہے تھے، راستے میں ایک نومسلم دوست سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ انہوں نے بھانپ لیا کہ آج کچھ برہم مزاج درست ہے۔ بولے کہیے جناب آج ارادے کہاں کے ہیں؟

عمر نے جواب دیا "محمد کا خاتمہ کرنے جا رہا ہوں، آج میں روز روز کا جھگڑا ہی مٹا دوں گا۔"

انہوں نے کہا پہلے گھر کی خبر لو پھر کہیں جانا "پوچھا کیا مطلب؟" دوست نے بتایا "تمہارے بہن اور بہنوئی مسلمان ہو گئے ہیں"

یہ سننا تھا کہ عمر کے تن بدن میں آگ لگ گئی، بڑبڑائے "اچھا یہ روگ خود ہمارے گھر میں آن گھسا، غصہ ور آدمی تو تھے ہی۔ وہیں سے بہن اور بہنوئی کے گھر کا رخ کیا۔ کہ پہلے انہیں مسلمان ہونے کا مزا چکھا دیں، پھر آگے چلیں۔

بہن کے گھر کے پاس پہنچے، سن گن لی۔ تو کچھ پڑھے جانے کی آواز معلوم ہوئی۔ اور دروازے پر ہی کان لگا کر سننے لگے۔ "اچھا تم دونوں قرآن پڑھ رہے ہو" عمر نے ہونٹ چبا کر کہا۔ پھر آواز دی تو بہن اور بہنوئی چونکے، انہوں نے جھٹ آیات قرآنی چھپا لیں اتنے میں عمر اندر پہنچ گئے۔ پوچھا تم لوگ ابھی کیا پڑھ رہے تھے؟ صاف جواب نہ پا کر بہنوئی سے لپٹ گئے اور ان کی جان لینے پر تل گئے۔ عمر بری طرح اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید کو مار رہے ہیں یہ منظر حضرت فاطمہؓ سے نہ دیکھا گیا۔ وہ شوہر کو بچانے بیچ میں آ گئیں ان کا اس طرح بیچ میں آ جانا عمر جیسے غصہ ور آدمی کی آتش مزاجی کو بھڑکانے کے لئے بہت تھا۔ انہوں نے بہنوئی کو تو چھوڑ دیا۔ اور بہن پر پل پڑے۔ مارتے مارتے لہولہان کر دیا۔ لیکن سبحان اللہ! یقیناً اس وقت فرشتے حضرت فاطمہ کے صبر و استقلال کو مبارکباد دے رہے ہوں گے؟ ان میں ذرا بھی کمزوری پیدا نہ ہوئی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اب موت سر پر کھیل رہی ہے۔ اور عمرؓ آج زندگی کا خاتمہ کئے بغیر نہ مانیں گے۔ تو وہ بھی اپنا ایمان بچانے کے لئے چٹان کی طرح

جم گئیں۔ زخم پر زخم کھاتی جاتی تھیں۔ اور زبان سے کہتی جاتی تھیں: "عمر اب جو چاہے کر و اب اسلام دل سے نہیں نکل سکتا۔"

بہن کے یہی کلمات بار بار کانوں سے ٹکرائے، اور ادھر زمین کو بہن کے خون سے سرخ دیکھا تو عمر دنگ رہ گئے۔ ہاتھ روکا، بہن پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی۔ سارے جسم سے خون جاری تھا۔ دیکھا نہ گیا، نظریں نیچی کر لیں۔ آخر کار بہن کا خون رنگ لایا، کچھ شرم محسوس ہوئی۔ کہ بہن کو مار کر کیا حاصل؟ دل کچھ پسیجا، پوچھ بیٹھے اچھا بتاؤ تم کیا پڑھ رہی تھیں؟" یہ سن کر بہن نے کہا "ہم تو کچھ پڑھ رہے تھے۔ اسے اس وقت تک تمہارے ہاتھ میں نہیں دے سکتے۔ جب تک پاک نہ ہو۔"

"آخر یہ تو میری بہن ضد پر آ گئی ہے، عمر کے دل میں ایک خیال آیا۔ پتھر دل محسوس ہوا۔ اچھا لو نہا لیتا ہوں۔ عمرؓ نے غسل کیا۔ فاطمہ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے نئی نازل شدہ آیات جن کو سعید بن زید نے لکھ لیا تھا۔ اور بیوی کو یاد کرا رہے تھے۔ عمرؓ کو دے دیا۔ عمرؓ نے آیات قرآنی کو پڑھا، غور کیا۔ تو خدائی رعب و جلال سے کانپنے لگے۔ پڑھتے جا رہے تھے۔ اور کانپتے جا رہے تھے۔ بالآخر با آواز بلند زبان سے نکلا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور بندے ہیں"

وہ منظر بھی دیکھنے کے قابل ہو گا۔ کہ ایک طرف کفار قریش اس کے منتظر تھے کہ کب عمر داعی اسلام کا سر لے کر آتے ہیں۔ دوسری طرف ابی ارقم کے گھر میں صحابہ کرامؓ حضورؐ سے عرض کر رہے تھے۔ کہ عمر آ رہے ہیں اب کیا ہو گا؟ تیسری طرف اپنی بہن اور بہنوئی کے جسم سے خون پونچھتے تھے۔ اور اپنے گرم آنسوؤں سے ان کے زخموں کو دھو رہے تھے۔ سب تعریف اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اور جو بڑا ہی رحمان اور رحیم ہے

خرچ کر نیکی خوبی اور بخیلی کا انجام

از: عبدالمجید قریشی ـــــ جھنگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہو تو مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تین رات گزرنے سے پہلے کسی کا باقی ادا کرنے سے جو بچ جائے اس میں سے میرے پاس کچھ نہ رہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمیشہ ہر صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک کہتا ہے الٰہی خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے الٰہی بخیل کو تباہ کر" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خرچ کیا کر گن گن کر ورنہ خدا بھی تجھ کو گن گن کر دے گا اور روکا نہ کر ورنہ خدا بھی تجھ سے روکے گا اور جہاں تک ہو سکے دیئے جا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی جو تیری حاجت سے بچ رہا اسے خرچ کر ڈالا کر یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور روک چھوڑنا تیرے لئے برا ہے۔ ہاں ضرورت کے لائق بچا رکھنے پر کوئی ملامت نہیں اور پہلے اس کو دے جس کا نفقہ تیرے ذمے ہے۔ فرمایا کہ مکار دھوکے باز اور دے کر احسان جتلانے والا اور بخیل یہ تینوں قسم کے لوگ جنت میں نہ جائیں گے اور بخل کرو تمہارے پہلوں کو بخل نے ہلاک کیا ہے اور صدقہ کیا کرو۔

ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ کس قسم کے صدقے کا بڑا ثواب؟ آپؐ نے فرمایا جب تم بھلے چنگے ہو اور تم کو مال جمع کرنے کی حرص ہو اور محتاجی کا بھی ڈر ہو دولت کی بھی خواہش ہو اس قسم کا صدقہ اللہ کو بہت پسند ہے۔ اور صدقہ دینے میں اتنی دیر نہ کرو جب جان تو کہنے لگو کہ اتنا اس کو حالانکہ وہ حق دوسرے کا ہو چکا حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے کہ میں آ پہنچا مجھے دیکھ فرمانے لگے کعبہ کے رب کی قسم وہ لوگ نہایت ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پہ قربان ہوں۔ وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا مالدار لیکن وہ مالدار جو ادھر ادھر آگے پیچھے دائیں بائیں خرچ ہی کیا کرتے تھے۔ وہ البتہ ٹوٹے میں نہیں ہیں مگر ایسے بہت کم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پوشیدہ خیرات کرنے والا پرہیزگار مالدار اللہ کا محبوب اور پیارا ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص گھر سے صدقہ دینے کی نیت سے چلا اور بغیر جانے چور کو دے دیا۔ صبح کو لوگ کہنے لگے کہ رات کسی نے چور کو صدقہ دیا۔ اس شخص نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے کہ میرا صدقہ چور کو ملا۔ پھر صدقہ دینے کی نیت سے نکلا تو وہ زانیہ کے ہاتھ میں پڑا۔ لوگ صبح کو کہنے لگے۔ کہ آج کی رات کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا اس نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے پھر صدقہ دینے کو نکلے تو وہ مالدار کے ہاتھ جا پہنچا پھر صبح کو لوگ کہنے لگے۔ رات کو کسی نے مالدار کو صدقہ دیا۔ پھر اس نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے۔ میرا صدقہ مالدار کو ملا۔ تب اس کو بشارت ہوئی کہ تیرا سب صدقہ قبول ہوا۔ اس لئے کہ جو صدقہ چور کو ملا تو ہو سکتا ہے کہ وہ چوری سے باز رہے جو زانیہ کے ہاتھ لگا تو کیا عجب ہے کہ وہ زنا سے بچا اور جو مالدار کے ہاتھ آیا تو اس کی عبرت ہو سکتی ہے کہ وہ خود بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگے۔

ملک عرب میں ایک شخص کا باغ تھا چونکہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق برابر ادا کرتا رہتا تھا۔ خدا نے اس کے مال میں ہر طرح سے برکت دے رکھی تھی اس کے انتقال کے بعد جب اس کی اولاد وارث ہوئی تو آپس میں کہنے لگے کہ ہمارا باپ تو بے وقوف تھا کہ اتنا سارا مال مفت خوروں کو بلا وجہ دے دیا کرتا تھا اگر ہم یہ مال بھی روک لیں تو بہت جلد تونگر بن جائیں جب باغ

کے پھل اور کھیتی تیار ہو گئی تو ایک دن پچھلی رات کو ایک نے دوسرے کو جگایا اور چپکے چپکے دبے پاؤں چوری منہ اندھیرے اپنے کھیتوں کی طرف کانا پھوسی کرتے ہوئے چلے تاکہ ایسا نہ ہو کہ غریبوں کے کان میں بھنک پڑ جائے کہ آج کھیتی کٹے گی تو عادت کے مطابق وہ سب بھی جمع ہو جائیں گے۔ ادھر یہ تو اس ادھیڑ بن میں مصروف تھے۔ ادھر ان کی بدنیتی کے باعث ان کے باغ پر قہر الٰہی نازل ہوا۔ تمام باغ جل کر خاکستر ہو گیا۔ پانی کا نام و نشان نہ رہا۔ بڑے بڑے اونچے اونچے درخت جڑوں سے اکھڑے پڑے تھے۔ سارے باغ میں سوائے کھجتے بجھتے ڈھیروں کے کچھ نہ دیکھ کر یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا یہ زمین کسی زمانے میں بھی سر سبز نہ تھی جب ان بھائیوں کی نظر کھیت اور باغ پر پڑتی ہے۔ تو سہم جاتے ہیں خیال گزرتا ہے کہ کہیں راستہ بھول کر کسی بنجر زمین میں تو نہیں آگئے۔ پھر بخوبی غور کرتے ہیں۔ اور سمجھ جاتے ہیں کہ بخیلی کے برباد کن نتائج میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم نے خدا کا حق مارنا چاہا۔ آسمانی بلا نے ہمارے یہاں آنے سے پہلے ہی ہمارے لہلہاتے کھیت کو خاکستر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کو قرآن میں بیان کیا ہے۔ بخیلوں پر ہمارا عذاب دنیا میں نازل ہوتا ہے اور آخرت کا بہت بڑا عذاب ابھی باقی پڑا ہے۔

قرآن مجید اور حدیث کی کتابوں میں بخل کی مذمت کی مذمت اور سخاوت کی فضیلت بہت کچھ بیان ہوئی یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دل میں ایمان اور بخل جمع نہیں ہو سکتے۔ فرماتے ہیں کہ سخی اللہ سے قریب ہے، سخی جنت سے قریب ہے سخی لوگوں سے قریب ہے۔ سخی جہنم سے بہت دور ہے بخیل اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے جہنم سے قریب ہے۔ سخی جاہل بھی خدا کے نزدیک بخیل عابد سے اچھا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق دے اور بخیلی اور کنجوسی سے بچائے آمین

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بےباکی

اس دنیا میں ظلمت کے ساتھ روشنی کے بہت سے مینار بھی ہوتے ہیں جو اپنی نظر کیمیا اثر سے انقلاب پیدا کر دیتے ہیں کہ دنیا کی تمام مادی طاقتیں ان کو دیکھ کر محو حیرت رہ جاتی ہیں آج لٹی پٹی اور اندھیری دنیا کے درد کا درمان یہی ہے کہ وہ ان مردان حق آگاہ کے دامن میں پناہ لے جو ظلمت سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتے اور وہ علماء حق کی مقدس جماعت ہے جو وقت کے بڑے بڑے ظالم و جابر حاکم کے سامنے رسولؐ کی حدیث کا مصداق بن کر حق کی بات کہہ دے۔ اپنی جان اور مال کی پرواہ نہ کرے ان کی تاریخ سنہری حروف میں لکھی جاتی ہے۔ جن کے چہروں کو دیکھ کر بڑے سے بڑا فاسق اور فاجر گناہ سے توبہ کرتا تھا اور اللہ کا مطیع بن جاتا ہے اور جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عالم کی موت پورے عالم کی موت ہے اور جن کے سامنے امراء وقت عجز و انکساری سے پیش آتے تھے وہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے اور اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہیں بطور نمونہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ بڑے دکھ اور درد سے اپنے عہد کے امراء کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ اے امیرو! دیکھو کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ہو۔ دنیا کی فانی لذتوں میں تم ڈوبے جا رہے ہو اور جن لوگوں کی نگرانی تمہارے سپرد ہوئی ہے ان کو تم نے چھوڑ دیا ہے۔ کیا تم علانیہ شراب نہیں پیتے اور اپنے فعل کو تم برا بھی نہیں سمجھتے

حافظ ظہور الحق اٹک

تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ بہت سے لوگوں نے اونچے اونچے محل اس لئے کھڑے کئے ہیں کہ ان میں زناکاری کی جائے اور شرابیں پلائی جائیں۔ جوا کھیلا جاتا ہے لیکن اس میں دخل نہیں دیتے اور اس حال کو نہیں بدلتے جب کوئی کمزور مل جاتا ہے تو اسے پکڑ لیتے ہو اور جو قوی ہوتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو تمہاری ساری ذہنی قوتیں اس پر صرف ہو رہی ہیں۔ لذیذ کھانے پکواتے رہو اچھے کپڑوں اور اونچے مکانات کے سوا تمہاری توجہ کسی طرف منعطف نہیں ہوتی۔ کیا اپنے سر کبھی اللہ کے سامنے جھکاتے ہو خدا کا نام تمہارے پاس صرف اس لئے رہ گیا ہے کہ اپنے تذکروں اور قصہ کہانیوں میں اسکو استعمال کرو۔

۲۔ عروس البلاد کا ایوان خلافت پورے جاہ و جلال سے منعقد ہے خلیفہ معتصم تخت خلافت پر جلوہ افروز ہے اتنے میں ایک قیدی لایا گیا جس کو بعد کی دنیا امام اہل سنت احمد بن حنبل کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ان کے پیروں میں لوہے کی بیڑیاں ڈالی گئی ہیں خلیفہ اور معتزلی یہ چاہتے ہیں کہ امام صاحب خلق قرآن کی تائید کریں لیکن امام صاحب باآواز بلند فرماتے ہیں مجھ کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت سے کچھ دلیل دو تاکہ میں بھی اسی کے مطابق کہوں خلیفہ وقت کا حکم نہیں مانتے ہیں پھر حکم ہوتا ہے کہ ان کے بدن پر درے لگائے جائیں امام کے بدن پر درے کے نشانات پڑ رہے ہیں۔ لیکن زبان پر یہ الفاظ ہیں۔ اے خلیفہ اس دن کو یاد رکھ جب تو منصف اعظم کے دربار میں کھڑا ہوگا بالکل ایسے ہی جیسے آج میں تیرے سامنے کھڑا ہوں پھر تو میرے اس خون کا جواب دے گا باوجود اس کے امام کو مزید

درّے لگائے جاتے ہیں لیکن استقامت کا پہاڑ اپنی جگہ سے ٹلنے کا نام نہیں لیتا۔

۳۔ امام دار الہجرۃ حضرت انسؓ کو خلیفہ کے حکم سے کوڑے لگائے جا رہے ہیں کل ستر کوڑے لگے ان کا مبارک بدن خون سے لہولہان ہو گیا دونوں ہاتھ کے مونڈھے اتر گئے خلیفہ کا حکم ہے اونٹ پر بٹھا کر تشہیر کرو تو امام صاحب کو مجرموں کی طرح مدینہ میں گھما رہے ہیں اور امام کی زبان پر وہی الفاظ ہیں جن کی پاداش میں ان کو سزا مل رہی ہے۔

۴۔ امام فخر الدین رازیؒ اپنے وقت کے بڑے عالم تھے ان کا عہد سلطان شہاب الدین غوری کا عہد تھا ایک مرتبہ منبر پر وعظ کہتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے دنیا کے بادشاہ نہ تیری سلطنت باقی رہے گی اور نہ رازی کا تملق ہم سب کو خدا کے پاس جانا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے شہاب الدین غوری دیر تک روتا رہا۔

۵۔ حضرت منذر بن سعید دینی امور میں بہت سخت تھے خلیفہ وقت ناصر باللہ بھی ان کی بڑی قدر کرتے تھے لیکن باوجود اس کے خلیفہ کی دینی کوتاہیوں پر سرزنش کرتے اور جمعہ کے خطبات میں ان کو خطاب خاص میں نصیحت کرتے تھے۔

۶۔ ابن ہبیرہ نے امام ابو حنیفہؒ کو عہدہ قضاء دینا چاہا تو امام صاحبؒ نے اس کا انکار کیا حکم ہوا کہ ان کو ایک سو دس کوڑے مارے جائیں حکم کی تعمیل ہوئی لیکن امام صاحبؒ کی استقامت میں فرق نہیں آیا امام صاحبؒ کی آزمائش و ابتلا کو امام احمد بن حنبلؒ یاد فرما کر رویا کرتے تھے۔

۷۔ سلطان سکندر لودھی کے عہد میں علماء کی جرات اور زیادہ بڑھی ہوئی تھی سکندر لودھی بہار کے دورہ پر گیا وہ ایک مسجد میں جمعہ کی نماز پابندی سے پڑھنے جاتا تھا۔ ایک بار اس کے آنے میں دیر ہو گئی تو نماز شروع کر دی گئی اور سلطان نماز کے بعد پہنچا۔ مولانا جمال ساتھ تھے انھوں نے لوگوں سے کہا کہ سلطان کا انتظار ضروری تھا لیکن مولانا حقانیؒ نے جواب دیا کہ ہم کو اللہ کی نماز پڑھنی تھی وہ پڑھ لی۔ سکندر لودھی نے کہا کوتاہی میری ہے اچھا کیا کہ نماز پڑھ لی۔

۸۔ شاہان مغلیہ کے زمانے میں بھی علماء کی جرات اور صاف گوئی کی مثالیں ملتی ہیں۔ ملا عبدالغنی اکبر سے اپنی جوتیاں صاف کرایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس نے سالگرہ کی تقریب میں اپنے کپڑوں پر زعفرانی رنگ چھڑکا ملا عبدالغنی اس قدر برہم ہوئے کہ سر دربار لکڑی اٹھا کر ماری اکبر کو ناگوار ہوا محل میں جا کر ماں سے شکایت کی وہ خلوت میں منع کرتے تو کوئی حرج نہیں۔ دربار میں ذلیل کرنا مناسب نہ تھا۔ مریم مکانی نے کہا بیٹا دل پر میل نہ لاؤ یہ نجات اخروی کا باعث ہے قیامت تک چرچا رہے گا ایک مفلوک الحال ملا نے بادشاہ کے ساتھ ایسی حرکت کی اور بادشاہ نے اس کو برداشت کیا۔

۹۔ ابو حازم اپنے وقت کے بڑے صاحب علم و فضل تھے۔ سلیمان بن عبدالملک سے ان کا اختلاف تھا ایک مرتبہ انھوں نے سلیمان کے سامنے اللہ سے التجا کی اے اللہ اگر سلیمان تیرا دوست ہے تو اس کو بھلائی کی توفیق دے اور اگر تیرا دشمن ہے تو اس شخص کی پیشانی پکڑ کر بھلائی کی طرف لے جا اور یہ کہہ کر حاکم وقت کی مجلس سے اٹھے اور وہ تمام انعامات جو خلیفہ وقت نے دیئے تھے واپس کر دیئے اور فرمایا جب تک علماء اپنے علم کو امراء سے بچاتے رہیں گے۔ امراء ان سے ڈرتے رہیں گے۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

جبار کارپٹس
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
ڈیلرز
مساجد کیلئے خاص رعائت
4 این آر ایونیو۔ ایس ڈی 1 بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون نمبر : ۶۲۲۶۸۸۸

تلخ و شیریں

یہ برطانیہ ہے

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

کمپیوٹر کا کمال

اسکولوں میں امتحانات کے دوران نقالی کے بے شمار طریقے رائج تھے۔ لیکن کمپیوٹر کی تکنیک نے اساتذہ اور ممتحن کے لئے ایک نئی مشکل پیدا کر دی۔ مسٹر ٹونی کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں بہت سے لڑکے اس تکنیک کے ذریعہ چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے رپورٹ کے مطابق جی سی ایس ای کا امتحان ہو رہا تھا۔ طلباء بڑے انہماک سے اپنی نظریں قلم اور کاغذ کی بجائے اپنی گھڑیوں پر مرکوز کئے ہوئے تھے طلباء کی ان حرکتوں سے اساتذہ شک میں پڑ گئے کہ آخر یہ کیا بات ہے کہ طلباء کی نظریں گھڑی سے نہیں ہٹتی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ در حقیقت یہ گھڑی نہیں بلکہ ایک گھڑی نما کمپیوٹر ہے جس سے تقریباً ۵۰۰ الفاظ جمع کئے جا سکتے ہیں امتحان گاہ کے باہر ایک طالب علم ریڈیو سگنل کے ذریعہ سوالوں کے جواب دیتا ہے جو اس کمپیوٹر پر ریکارڈ ہو جاتا ہے اور امتحان گاہ میں بیٹھا طالب علم بآسانی ان جوابات کو کاغذ پر منتقل کر دیتا ہے۔

جہیز کی لعنت

مانچسٹر کے بہت سے مسلمانوں نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ معاشرے میں جہیز کی وبا بڑے زور سے پھیل رہی ہے برطانیہ جیسے ملک میں بھی حریص جہیز کا مطالبہ کرنے سے ذرا شرم نہیں کرتے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں ہندوانہ رسم و رواج نے کچھ اس انداز میں اپنا اثر چھوڑ رکھا ہے کہ ہم ختانہ سے لے کر معاملات و معاشرت تک ہر موڑ پر اسے خواستہ و ناخواستہ اپنا چکے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر یہ جا ہلی کا۔ جب تک ان رسوم پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اسے ناقص اور بھونڈا کہا جاتا ہے۔ اب اسی جہیز کی لعنت دیکھئے! اس وقت نجانے ہماری کتنی بہنیں اور بیٹیاں جہیز کی گراں باری کے سبب گھروں پر بیٹھی ہوئی ہیں اور کتنے والدین اس پریشانی میں مبتلا ہیں۔ ہند و پاک میں بے شمار گھرانے ایسے ہیں جو محض اور محض جہیز نہ دینے کی بناء پر خوشیاں دیکھنے سے محروم ہیں اور کئی ایسے بھی ہیں جو اس عارضی خوشی کی خاطر اپنا گھر اپنی دکان حتیٰ کہ اپنی عزت تک داؤ پر لگا دیتے ہیں حالانکہ اسلامی معاشرے میں اس قسم کا مطالبہ کرنا ہرگز جائز نہیں اللہ کی پاک کتاب اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی اور اسوہ مبارکہ سخت خلاف ہے کاش کے ہمارے نوجوان ہمت و حوصلے سے کام لے کر یہ اعلان کریں کہ ہمیں کسی قیمت پر نہ تو جہیز کی ضرورت ہے نہ اس کی خواہش۔ ہم اپنی ہمت سے گھر کی ضروریات حاصل کرلیں گے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے یہ شوہر کی ذمہ داری ہے کہ اپنی بیوی کی ضروریات کا خیال رکھ کر اس کے مطابق سامان تیار کرے۔ مگر بُرا ہو رسم و رواج کا کہ ہم نے اس معاملہ میں بھی اس کا عکس تیار کر رکھا ہے اسلامی معاشرے میں بڑھتی ہوئی اس روحانی بیماری کو دیکھ کر سعودی عرب کی اسلامی فقہ اکیڈمی مکۃ المکرمہ نے یہ اعلان جاری کیا ہے کہ:

دلہن اپنے ساتھ شوہر کے لئے جہیز لائے یہ طریقہ قطعی غیر اسلامی ہے۔ جہیز کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، یہ غیر اسلامی طریقہ ہے..... اسلامی اصول فقہ کے ماہر علماء نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ یہ شوہر کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی کیلئے سامان مہیا کرے نہ کہ بیوی شوہر کے لئے اپنے ساتھ سامان لاد کر لائے۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے کہ جس میں کم سے کم مصارف ہوں اور طرفین میں سے کوئی بھی زیر باری اور تکلیف محسوس نہ کرے۔ ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر نوجوان اس موضوع پر اپنی تحریک شروع کرے اور اس معاشرے کو اس برائی سے پاک کرے۔

امتحان میں کامیابی کا دار و مدار

NUT یعنی نیشنل یونین آف ٹیچر کے چیئرمین نے انکشاف کیا ہے کہ اس ملک برطانیہ میں لڑکیوں کے اسکول میں جو مرد استاد پڑھا رہے ہیں وہ اس قدر آوارہ ہیں کہ جو لڑکیاں ان کی جنسی خواہش پوری کرنے کے لئے تیار نہیں انہیں امتحانوں میں نمبرات کم دیئے جا رہے ہیں اسی طرح عورت اساتذہ کی ترقیاں بھی مرد ہیڈ ماسٹر روک لیتے ہیں کئی مواقع پر ترقی یا امتحان میں کامیابی کا دار و مدار جنسی تسکین کی شرط ہے۔ یہ انکشاف NUT کے خصوصی اجلاس میں کیا گیا جو ایک مفصل رپورٹ پر مبنی ہے یونین نے ایسے مقدمات پر غور کرنا شروع کر دیا ہے جس میں ترقی یا امتحان میں کامیابی کا دار و مدار جنسی خواہش (SEX) پر رکھا گیا ہے۔ اجلاس میں اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ یونین ممبر کے ایک لاکھ ۵۰ ہزار اساتذہ پورے ملک میں یہ مہم چلائیں کہ جنسی خواہش کی تکمیل کو ترقی یا امتحان کی کامیابی کا معیار نہ بنایا جائے اجلاس میں اس بات کا انکشاف ہوا سکولوں میں چھوٹی عمر اور کنواری استانیاں بھی نوجوان طالب علموں کی جنسی ہوس کا نشانہ بنتی ہیں۔ یونین آف اساتذہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر جاوس (MR - JAVIS) نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک برطانیہ میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش

کے ساتھ اسے عمدہ طریقے پر چلانا چاہیئے،

(روزنامہ مسن یکم فروری ۱۹۸۹ء)

یونین آف اساتذہ کی تشویش اپنی جگہ بجا ہے لیکن اس کا کیا جائے کہ اس ملک میں بداخلاقی کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے؟ مخرب الاخلاق وحیا سوز طریقے "آزادی"، کا عنوان قرار پائیں تو جو کچھ بھی ہو کم ہی ہے اسکولوں اور کالجوں میں جب اس قسم کے مخرب اخلاق مضامین پڑھائیں جائیں۔ عورت ومرد کا آزادانہ میل جول ہو کسی پر کوئی پابندی نہ ہو تو ظاہر ہے کہ اساتذہ اپنے طالب علموں کو دعوت گناہ دیں تو ان کا قصور کیا؟ یونین کے سیکرٹری جنرل نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھنے کے بجائے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی ترکیب سکھائی۔ لیکن جب آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہو اور اس پر کسی قسم کی کوئی گرفت بھی نہ ہو تو تعلیمی معیار کب اور کہاں بہتر ہو گا۔ اس کا واحد علاج یہی ہے کہ ایسے مخرب اخلاق مضامین کو قانونی طور پر جرم قرار دیا جائے اور ایسے مجرموں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

لڑکی برائے فروخت

نیوز آف دی ورلڈ نے یکم جنوری کی اشاعت میں خبر دی ہے کہ "باپ قرضہ اتارنے کے لئے اپنی لخت جگر کو فروخت کر رہا ہے۔" اخبار نے تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سام ٹیلر اپنا قرضہ اتارنے کے لئے اپنی لڑکی فروخت کرنے کا خواہشمند ہے لڑکی کا نام مارگریٹ اور اس کی عمر ۱۵ سال کی ہے قیمت صرف ۰۰ ڈیڑھ ہے ۴۶ سالہ بے شرم باپ نے بتایا کہ اس کی لڑکی کو علم ہے کہ خریدار اس کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔ اور اس بات سے بھی واقف ہے کہ یہ سودا ہمیشہ کے لئے ہو گا لڑکی کی ۴۴ سالہ ماں سے پوچھا گیا تو اس نے بتلایا کہ گویا ایک شرمناک بات ہے لیکن چونکہ ہمیں رقم کی شدید ضرورت ہے اس لئے میں اپنے شوہر کے فیصلے سے کلیتہً متفق ہوں۔ بے حیاء باپ نے اپنے جائے قیام ڈگلاسکو میں کھڑکی پر باقاعدہ اشتہار چسپاں کر رکھا ہے۔

یہ خبر اس معاشرے کی ہے جسے اپنی تہذیب پر بڑا ناز ہے جنہیں دعویٰ ہے کہ ہم دنیا کی سب سے بڑی مہذب اور متمدن قوم ہیں ایشیائی ممالک کے بارے میں جن کا خیال ہے کہ بڑے وحشی، جاہل اور احمق ہیں۔ لیکن بنظر انصاف جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ اس نام نہاد تہذیب پر جاہلیت اولیٰ بھی مارے شرم کے سر چھپا لے گی۔ اس قوم میں ماں بیٹی کی تمیز نہیں، بہن بھائی کی پہچان نہیں۔ پھر کس بنا پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے اس سے لاکھ درجہ بہتر وہ تہذیب ہے جس کے پاس مادی دولت نہیں ہے لیکن ان کا دل روحانی دولت سے مالامال ہے۔ جن کے پاس زندگی کی سہولت نہیں ہے۔ لیکن جنہیں ماں بہن بیٹی کا پاس ولحاظ ہے جن کے خیالات پاکر

قیصر کے ہاں انبیاء کرام کی شبیہیں

سیرت عمرؓ میں علامہ ابن جوزی نے حضرت دحیہؓ کی سفارت روم کے سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا۔ حضرت دحیہؓ کا بیان ہے کہ قیصر روم نے اپنی قوم کے عمائد کو اسلام سے متنفر پایا تو مجلس برخاست کر دی اور دوسرے دن مجھے ایک عالی شان محل میں بلوایا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کمرے میں چاروں طرف ۳۱۳ تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ قیصر نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ یہ تصویریں جو تم دیکھتے ہو نبیوں اور پیغمبروں کی ہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان میں تمہارے نبی کی کونسی تصویر ہے؟ میں نے بغور دیکھ کر ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہے۔

"قیصر نے کہا۔" بیشک یہی آخری نبیؐ کی تصویر ہے" پھر اس نے دریافت کیا "اس تصویر کے داہنی طرف کونسی تصویر ہے پہچان سکتے ہو؟

میں نے بتایا "یہ نبی آخر الزمانؐ کے ایک صحابی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تصویر ہے۔"

قیصر نے پوچھا "اور یہ بائیں طرف کی تصویر کس کی ہے؟

میں نے عرض کیا "یہ ان کے دوسرے صحابی عمر فاروقؓ ہیں" توریت کی پیش گوئی کے مطابق یہی دو شخص ہیں۔ جن کے ہاتھوں سے تمہارے دین کی ترقی اوج کمال کو پہنچے گی"!

حضرت دحیہ فرماتے ہیں: "میں بارگاہ رسالتؐ میں حاضر ہوا تو یہ تمام واقعہ آپؐ کو سنایا۔ آپؐ نے فرمایا قیصر نے سچ کہا واقعی اسلام کی ترقی انہی دو شخصوں کے ہاتھوں کمال تک پہنچے گی۔

(ماخوذ از مکتوبات نبویؐ)

شبیہیں دانیال نبی کے ذریعے قیصر روم تک پہنچیں تھیں۔ قارئین۔ ہمیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نقش قدم پر چلکر یہودی لابی (قادیانیت) کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہیئے۔ جو اب حکومت کی سرپرستی حاصل ہونے پر پھلنے پھولنے کے خواب دیکھ رہی ہے اور ساتھ اس بات کا بھی عہد کریں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ عزت اصحاب رسولؐ بالخصوص ابوبکرؓ وعمرؓ کے ناموس کے لئے جانیں قربان کر دیں گے۔ ایک ٹولہ ان دو ہستیوں کو اسلام سے خالی تصور کرتا ہے نعوذ باللہ کیا ان کی زندگیوں میں کوئی شک ہو سکتا ہے۔ جن کے شب و روز مسجد نبویؐ میں رسول اعظم و آخرؐ کے فرمان سنتے گذرے ہوں۔ ان کی اقتداء میں

باقی صفحہ [illegible] پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اشتہار "خدائی عدالت کا فیصلہ" پھاڑنے پاؤں سے روندنے پر

ہندوستان میں ایک قادیانی مبلغ کی عبرتناک موت

خدائی نشان کا عظیم الشان ظہور

فالج کا حملہ — شکل بدل گئی — بدبو اور تعفن پھیل گیا

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے گذشتہ سال ۱۰ جون کو قرآنی اور اسلامی تعلیمات سے ہٹ کر مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جو یکطرفہ تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے چیلنج قبول کیا۔ پہلے مرزا طاہر کو کہا کہ وہ مینار پاکستان پر آئے اور مباہلہ کرے۔ لیکن مرزا طاہر اور اس کے حواری جانتے تھے کہ مباہلہ کا یہ طریق اسی طرح خود ساختہ ہے۔ جس طرح مرزائے قادیان کی نبوت خود ساختہ اور جعلی ہے۔ اس لئے چیلنج تو قبول کیا کرنا تھا۔ اس کا جواب دینے کی بھی ہمت نہ ہوئی

بعد ازاں حضرت مولانا مدظلہ نے مرزا طاہر کو یہ دعوت دی کہ چلئے مینار پاکستان پر مباہلہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور یہ بہانہ کرتے ہو کہ کہاں کہاں جا کر مباہلہ کروں، میں خود تمہارے لندن کے نزدیک نئے مرکز میں آ کر مباہلہ کے لئے تیار ہوں لیکن مرزا طاہر کو گویا سانپ سونگھ گیا۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا عنوان تھا۔

"خدائی عدالت کا فیصلہ"

"مرزا قادیانی جھوٹا تھا"

اس اشتہار میں یہ بتایا گیا تھا کہ مرزا طاہر کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا عبدالحق غزنوی سے بالکل آمنے سامنے مباہلہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی جو جھوٹا تھا وہ سچے (مولانا عبدالحق غزنوی) کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گیا۔

مرزا طاہر کا دادا مرزا قادیانی جس انداز میں ہلاک ہوا۔ وہ بھی عبرت انگیز ہے۔ یعنی جسم کے دونوں راستے غلاظت اگل رہے تھے۔ دن میں سو سو دفعہ پیشاب کی بیماری پہلے ہی لاحق تھی۔ خود ان کی تحریروں کے مطابق آخری وقت میں اسہال سے اٹھا نہیں گیا۔ اٹھنے لگا تو گر گیا۔ سر تڑاخ سے چارپائی میں جا لگا۔ پورا جسم غلاظت سے لتھڑ گیا۔ گویا مرزا قادیانی جہنم مکانی بیک وقت اپنی ہی

ترتیب : محمد حنیف ندیم

تین غلاظتوں میں مرا۔

۱ اپنے پاخانہ میں۔
۲ اپنے پیشاب میں۔
۳ اپنی قے میں۔

کہتے ہیں کہ

" جو کسی کے لئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے "

یہ کہاوت صحیح ہے مشہور واقعہ ہے۔ ابوجہل نے ایک گڑھا کھودا۔ اس لئے کہ سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم اس راستے سے گذرتے تھے۔ اسے ایسا بنایا کہ محسوس نہ ہو کہ یہاں گڑھا ہے۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ ابوجہل خود اس میں گرا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سازش کا شکار نہ ہو سکے ہوتے بھی کیسے؟

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر سے وعدہ فرمایا تھا:۔

واللہ یعصمک من الناس

یعنی:۔ اے پیارے پیغمبر میں آپ کو لوگوں سے بچاؤں گا۔

قتل کے منصوبے بھی بنائے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کفار کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملایا۔ اور اپنے پیغمبر کی حفاظت فرمائی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

۱ واذ کففت بنی اسرائیل عنک
۲ متوفیک ورافعک الی ومطھرک
۳ ومکروا ومکراللہ واللہ خیرالماکرین

بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دینے کا جتن کیا۔ تدبیریں سوچیں اللہ تعالیٰ نے ان سے بچانے، اپنی طرف اٹھانے، ان ناپاک لوگوں سے پاک رکھنے اور ان کے ہاتھوں کو آپ سے روکنے کا وعدہ فرمایا۔ بنی اسرائیل آپ کو پھانسی پر چڑھانے کے لئے جمع ہوئے ان کی تدبیریں الٹی ہو گئیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق صحیح وسالم آسمان پر اٹھا لیا۔

مرزا قادیانی جھوٹا تھا، زندگی بھر اس پر لعنت

برستی رہی، اب بھی برس رہی ہے۔ اور قیامت تک برستی رہے گی۔

یہ لعنت اس کا پیچھا اب تک نہیں چھوڑ رہی، چھوڑ بھی کیسے سکتی ہے۔ تھا جو جھوٹا۔

جب وہ مرا تو ایسی لعنتی موت مرا کہ اپنی ہی غلاظت و نجاست میں لتھڑا ہوا تھا۔ وہ ملعون سب پر لعنتیں برساتا رہا۔ یہاں تک کہ اس "سلطان القلم"، عرف سلطان المغلظات امام الہفوات نے

1 اپنی کتاب نور الحق میں مخالفین پر ایک ہزار مرتبہ لعنت لکھی۔ اور کئی صفحات "لعنت لعنت" سے کالے کر ڈالے۔

2 اس نے تمام مسلمانوں کو جنگل کے خنزیر، کنجریوں کی اولاد کہا۔

3 مسلمان خواتین کو کتیوں سے بدتر کہا۔

4 حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بکواس کی کہ وہ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر استعمال کرتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ اس میں خنزیر کی ناپاک چربی ملی ہوئی تھی۔ (العیاذ باللہ)

5 نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول، جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس لعنتی مردود نے جہاں یہ لکھا کہ

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین در گریبانم

وہاں اپنی فوقیت اور برتری ثابت کرنے کے لئے یہ لکھا۔ کہ میرے ذکر کے سامنے ان کا ذکر ایسا ہی ہے۔ جیسا کستوری کے سامنے گوہ (پاخانے) کا ذکر (پناہ بخدا)

اس شیطانی چیلے نے انبیاء کرام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر بزرگان دین کو جو گالیاں دیں اور خرافات بکیں۔ ان کے نقل کرنے میں بھی کراہت محسوس ہوتی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ وہ مرزا قادیانی جیسے ملعونوں کو خوب مہلت دیتا ہے۔ اور جب ان کی سرکشی عنانیت، خدا و رسول سے بغاوت اور بدزبانیاں حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ تو پھر اس انداز سے اس کی گرفت ہوتی ہے کہ آنے والوں کے لئے مرقع عبرت بن جائے۔ مرزا قادیانی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ خدا نے اسے خوب ڈھیل دی۔ پھر اسے اس انداز سے لعنتی موت ماری کہ آج تک شائد ہی کوئی اس انداز سے مرا ہو۔ اللہ تعالیٰ، رحمٰن و رحیم اور ستار العیوب ہے۔ وہ گناہ گار سے گناہگار انسان کی بھی پردہ پوشی کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مرزا جیسے گستاخ رسول اور ملحد و زندیق کو جو کہتا تھا۔ کہ میرے ذکر کے سامنے امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر گویا ایسا ہی ہے۔ جیسے کستوری کے سامنے گوہ (یعنی پاخانے) کا ذکر۔

اسے خود اپنی نجاست میں

دھنسا کر ایسا مارا کہ آج وہ پوری دنیا کے لئے نشان عبرت ہے۔

اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ میرا کوئی بندہ جہنم کا ایندھن بنے۔ اس لئے وہ حق و صداقت سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو مختلف نشانات دکھا کر راہنمائی فرماتا ہے۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ ہندوستان میں قادیانیوں نے ایک جھوٹا اشتہار شائع کر کے تقسیم کیا جس کا عنوان تھا۔

"مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا مباہلے سے فرار"

ظاہر ہے کہ اشتہار سراسر جھوٹا تھا۔ جس کے جھوٹا ہونے کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوگی۔ کہ یہ اشتہار پاکستان میں نہ شائع ہوا۔ اور نہ تقسیم کیا گیا۔ کیوں کہ اہل پاکستان حضرت مولانا لدھیانوی مدظلہ کے چیلنج در چیلنج کو بخوبی جان چکے ہیں۔ اور خود قادیانی بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ کہ جھوٹا مرزا طاہر ہے۔ مولانا لدھیانوی

نہیں۔ اس لئے قادیانیوں نے یہ اشتہار ہندوستان میں شائع کر کے تقسیم کیا۔ اور دیواروں پر چسپاں بھی کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے اشتہار "خدائی عدالت کا فیصلہ" تھوڑی سی تعداد میں بمبئی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ، کے نام بھیجا تھا۔ جب حضرت مفتی صاحب کو یہ اطلاع ملی کہ ہندوستان میں مولانا لدھیانوی کے خلاف اشتہار شائع ہوا ہے۔ تو انہوں نے اپنے طور پر خدائی عدالت کا فیصلہ شائع کر کے تقسیم کیا۔

عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعہ

ہندوستان کے صوبہ کرناٹک ضلع گلبرگہ میں یادگیر نامی ایک شہر ہے۔ جہاں سے محترم فیاض احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

یادگیر میں قادیانیوں کے خلاف "خدائی عدالت کا فیصلہ" نامی اشتہار بذریعہ مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ تین عدد موصول ہوئے یہاں کے معزز حضرات نے اسے شائع کرا کے پورے یادگیر اور آس کے دیہات میں تقسیم کیا۔ اور چسپاں بھی کیا۔ ایک روز ایک قادیانی مبلغ جس کا نام ولی الدین تھا۔ اس نے ہمارے اشتہار کو پڑھا۔ پڑھتے ہی غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ اور پھر غصے سے پھاڑ ڈالا۔ وہ مرزائیت کی خوب تبلیغ کرتا تھا۔ جوں ہی اس نے اشتہار پھاڑا۔ اسی مقام پر تین دن بعد اس پر فالج گرا۔ جس ہاتھ سے پھاڑا جس پاؤں سے اشتہار کو روندا۔ اور جس زبان سے گالی گلوچ بکتا رہا۔ فالج آنے سے اس کے وہی تینوں اعضاء ختم ہو گئے۔ اور بالآخر ایک ہفتہ بعد جہنم رسید ہو گیا۔ اس قادیانی مبلغ کی موت کے ضمن میں یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ اس کی موت دن کے چھ بجے ہوئی۔ لیکن کسی پڑوسی کو بھی اس کے مرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ ہم نے خود قادیانیوں سے سنا کہ اس مبلغ کا چہرہ انسانی شکل و صورت سے بدل گیا تھا۔ جسے کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ہم کسی کو اطلاع دیتے تو کیسے دیتے۔ بدبو اور تعفن اتنا تھا کہ دن کے وقت اس کی لاش نہ نکالی گئی کہ کہیں ہماری بدنامی نہ ہو۔ اس لئے رات کے تین بجے اس کی لاش

دبائی گئی۔ وہ مبلغ موضع ربوہ ملاّ شورا پور میں مصلی بھی کرتا تھا۔ امامت بھی اور مرزائیت کی تبلیغ بھی۔ وہاں بھی کسی کو اطلاع نہ دی گئی۔ کہ کہیں ہماری "صداقت" کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔ وہاں کے مرزائیوں کو اس عبرت انگیز واقعہ کا احساس نہیں۔ حالانکہ انہیں اس واقعہ کے بعد مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لینا چاہئے اور مرزائیت اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دینی چاہئے۔ تاکہ وہ دنیا و آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔ یاد رہے کہ یہ قادیانی مبلغ جو فالج سے مرا اس کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہ عمر فالج کی نہیں ہوتی اور نہ ہی موسم فالج کا تھا۔ یہ صرف خدائی عدالت کا فیصلہ اور اشتہار پھاڑنے کا نتیجہ تھا۔ کاش مرزائی اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔

دوسرا واقعہ

شہر یادگیری کا واقعہ ہے جو اگرچہ پرانا ہے۔ لیکن خالی از دلچسپی نہیں۔ یہاں قادیانیوں کے ساتھ زبردست مناظرہ ہوا تھا۔ جس کے داعی حضرت مولانا عبدالواحد رحمانی صاحب تھے۔ اس مناظرہ میں مسلمانوں کی طرف سے حصہ لینے والے علماء کرام یہ تھے۔ جناب صفوۃ الرحمٰن، مناظر اسلام حضرت مولانا محمد اسمٰعیل کٹکی اڈیٹر، مولانا محمد قمر صاحب بنارسی، مولانا داؤد احمد صاحب راز، یہ مناظرہ مولانا کٹکی نے کیا۔ قادیانی مناظر سلیم کلکتہ والا تھا۔ جو یہاں قادیانیوں کا بہت بڑا مناظر تھا۔ اس مناظرے میں قادیانی مناظر کو زبردست شکست فاش ہوئی۔ اس کے بعد سے مناظرہ کی جرات نہ ہوئی اور بالآخر وہ مر ہی گیا۔

مقام عبرت

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا لعنتی موت مرنا حکیم نورالدین کا گھوڑے سے گر کر مرنا، مرزا طاہر کے باپ مرزا محمود کا بحالت فالج گیارہ سال تک

باقی صفحہ ۹ پر

ہرگز نہ خریدا کریں شیزان کی اشیاء

بدمذہب و بد دین و بے ایمان کی اشیاء
ابلیس لعین مسلکِ شیطان کی اشیاء
ان ملحدِ دیں منکرِ قرآن کی اشیاء
غدارِ وطن باغیٔ رحمٰن کی اشیاء
ہرگز نہ خریدا کریں شیزان کی اشیاء

اس دیں کا تقاضائے محبت بھی یہی ہے
اس دین سے محبت کی علامت بھی یہی ہے
ہر شخص کو اب میری نصیحت بھی یہی ہے
اور بعد مرے میری وصیت بھی یہی ہے
ہرگز نہ خریدا کریں شیزان کی اشیاء

یہ فیکٹری کفار کے ہاتھوں سے بنی ہے
اور صنعتِ شیزان کی جو آمدنی ہے
اس بل پہ تو یہ چادرِ ربوہ بھی تنی ہے
جن لوگوں میں کہ جذبۂ حب الوطنی ہے
ہرگز نہ خریدا کریں شیزان کی اشیاء

یہ لوگ مسلمان فقط اپنے تئیں ہیں
یہ لوگ حقیقت میں مسلمان نہیں ہیں
یہ مرزائے ملعون کے شاگرد لعیں ہیں
جو لوگ کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امیں ہیں
ہرگز نہ خریدا کریں شیزان کی اشیاء

یہ لوگ مسلمانوں کے دشمن ہیں ازل سے
یہ لوگ کبھی خوش نہیں مومن کے عمل سے
دل میں ہے بھری آگ گو چہرے ہیں کنول سے
جو لوگ خریدا بھی کئے آج تک کل سے
ہرگز نہ خریدا کریں شیزان کی اشیاء

او منکرِ دیں رہزنِ ایمان خبردار
شیزان کے پردے میں او شیطان خبردار
ہے ختم نبوت کا یہ طوفان خبردار
پیغام اثر سن لیں مسلمان خبردار
ہرگز نہ خریدا کریں شیزان کی اشیاء

شاعر: اقبال اثر کراچی

محدث العصر قائد تحریک ختم نبوت

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

محدث العصر، علم و عرفان کے پیکر مجسم، فاتح قادیانیت حضرت العلامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی ولادت ۱۹۰۸ء میں پشاور کے ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاؤں "مہابت آباد" میں سید محمد زکریا کے گھر میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پشاور اور کابل میں مختلف علماء سے حاصل کی۔ ۱۳۴۵ھ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے لیا۔ اور یہاں مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں۔ ۱۳۴۷ھ میں حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے مدرسہ ڈابھیل میں دورہ حدیث پڑھا دورہ حدیث کی تکمیل کے بعد آپ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی خدمت میں رہ کر شب و روز کی مصاحبت میں کمالات انوری سے بھرپور استفادہ کرتے رہے۔ ۱۳۵۰ھ میں امتیاز کے ساتھ جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور "فیض الباری" و "نصب الرایہ" کی طباعت کے لئے مصر کا سفر کیا۔ مصر کے دس ماہ کے قیام میں وہاں کے رسائل و مجلات میں دارالعلوم دیوبند اور اس کے اکابر پر گرانقدر مقالات لکھے۔ اور علامہ زاہد الکوثریؒ (جو اس زمانہ میں مصر میں مقیم تھے) سے خوب استفادہ حاصل کیا۔ بعد ازاں مدرسہ رفیع الاسلام پشاور میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ تدریس کے دوران جمعیت العلماء ہند کے صوبہ سرحد کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے ملکی سیاست میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے سانحہ ارتحال کے بعد درس و تدریس کے لئے مدرسہ ڈابھیل تشریف لے گئے پھر غالباً ۱۳۶۸ھ میں دارالعلوم ٹنڈو الہ یار میں شیخ التفسیر کی حیثیت سے تشریف لائے۔ چند سال بعد دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سے قطع تعلق کر کے کراچی آ گئے۔ اور یہاں ایک عظیم دینی درسگاہ کے قیام کے لئے انتھک جدوجہد کی۔ اور پھر آخر ۱۹۵۳ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کی بنیاد رکھی۔ اور آخری وقت تک حضرت بنوریؒ اس کی ظاہری و باطنی تکمیل میں لگے رہے۔ اور پھر حضرت بنوریؒ کی شب و روز کی محنت شاقہ کے نتیجے میں دیکھتے ہی دیکھتے اتنے

حافظ محمد ابراہیم بندھانی، کراچی

قلیل عرصے میں اندرون و بیرون ملک ممالک میں اتنی زیادہ شہرت و مقبولیت کی منازل تیزی سے طے کیں کہ متحدہ عرب امارات، افریقہ، اور مشرق وسطیٰ سمیت تقریباً ۳۱ ممالک سے نوجوانوں کی بڑی تعداد قرآن و حدیث کے زیور سے آراستہ ہونے کے لئے حضرت بنوریؒ کے قائم کردہ اس عظیم جامعہ میں آنے لگی۔ اور اس طرح جامعۃ العلوم الاسلامیہ کا شمار عالم اسلام کی چند بڑی یونیورسٹیوں میں ہونے لگا۔ رئیس المحدثین علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی علمی و روحانی عظمتوں کے وارث علامۃ العصر مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ کے واقعات و حالات اور روزمرہ کے معمولات اور ان کی عبقری شخصیت کے کمالات کا اگر مشاہدہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے آپ کی سیرت، عبادت، ریاضت اور کمالات اور اوصاف حمیدہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا جیتا جاگتا نمونہ تھی۔ حضرت بنوریؒ پیکر علم و فضل اور شب بیدار بزرگ ہی نہیں، بلکہ بے مثال محدث، عظیم معلم، مصنف، فقیہ، عربی کے انشاء پرداز، نثر نگار، اور بہترین شاعر و ادیب بھی تھے۔ آپ نے اپنا دامن ملکی سیاست کی آلودگیوں سے ہمیشہ بچائے رکھا۔ حضرت بنوریؒ کو سستی شہرت، نام و نمود اور ظاہری وضع قطع سے سخت نفرت تھی۔ دنیاوی عیش و آرام سے بے نیاز ایک مرد قلندر تھے۔ شاید ہی کوئی دور ایسا گذرا ہو جب حکومت کی جانب سے حضرت بنوریؒ کو مختلف عہدوں کی پیشکش نہ ہوئی ہو۔ لیکن ان کا ہمیشہ بس ایک ہی جواب ہوتا۔ کہ:

کیا حسن نے سمجھا ہے۔ کیا عشق نے جانا ہے
ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر پہ زمانہ ہے!

حضرت علامہ محمد یوسفؒ بنوری اپنی تمام تر توجہ علوم دین پر مرکوز رکھتے۔ درس و تدریس سے فراغت کے بعد آپ ذکر الٰہی اور تصنیف و تالیف کے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ گویا فروغ دین، و تبلیغ اشاعت اسلام کا ایک عجیب سا اضطراب تھا۔ جو حضرت بنوریؒ کو کسی ساعت سکون نہیں لینے دیتا تھا۔ آپ کی محض ایک ہی دلی تمنا اور تڑپ تھی۔ کہ کرۂ ارضی پر موجود تمام مسلمان خلاف شرع رسومات شرک و بدعات اور دیگر باطل عقائد و گمراہ کن افکار سے چھٹکارا حاصل کر کے سنت نبویؐ اور قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگیوں کو استوار کریں۔ علامہ بنوریؒ کی علمی، تدریسی اور تبلیغی خدمات کا دائرہ صرف پاکستان تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ بیرون ممالک مسلسل تبلیغی خدمات اور علمی تصانیف کے ذریعے عرب، افریقہ، اور یورپ وغیرہ میں

بھی ان کے عقیدت مندوں اور مداحوں کا ایک وسیع حلقہ پیدا ہو گیا تھا۔ حضرت بنوریؒ نے بہت سے ممالک میں مبلغین تعینات کئے۔ صدر ناصر مرحوم کی دعوت پر کئی مرتبہ مصر تشریف لے گئے اور وہاں اسلام کے اقتصادی اور معاشی مسائل پر بڑے مدلل اور بصیرت افروز مقالات پڑھے اور تقریریں کیں۔ جن کی سحر انگیزی سے متاثر ہو کر صدر ناصر آپؒ کی پرکشش شخصیت کا گرویدہ ہو گیا۔ حضرت بنوریؒ نے مختلف ممالک میں دینی مدارس کا اجراء کیا۔ ان گنت موضوعات پر بہت سی کتابیں عربی زبان میں شائع کروا کر بیشتر ممالک میں روانہ کیں۔ ہزارہا افراد آپؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مشرف با اسلام ہوئے۔ علامہ بنوری فقر و استغناء، زہد و تقویٰ، للہیت و حکمت، اور روحانی عظمتوں اور نعمتوں میں اپنے پیر و مرشد رئیس المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کی ہو بہو تصویر تھے۔ جہاد آزادی کے مجاہد اعظم، تحریک ختم نبوتؐ کے پاسبان امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے آپ کو عصر حاضر کا "انور شاہ" قرار دیا تھا۔ حضرت امیر شریعتؒ کی علالت کے دنوں میں جب حضرت بنوریؒ بغرض عیادت ان کے در دولت پہنچے تو اور دروازے پر دستک دی تو امیر شریعت بہ نفس نفیس باہر تشریف لائے۔ اور آپؒ کو سامنے کھڑا ہوا دیکھ کر فرمایا "کون؟" مولانا بنوریؒ نے یہ سمجھا کہ شاید علالت کی وجہ سے پہچان نہ پائے ہوں گے۔ جواباً کہا "محمد یوسف بنوریؒ" امیر شریعت نے پھر فرمایا "کون؟" اس بار حضرت بنوریؒ کو یہ اندیشہ ہوا کہ شاید مرض کی شدت کے سبب قوت سماعت میں فرق آ گیا ہے۔ تو با آواز بلند جواب دہرایا۔ "محمد یوسف بنوری" امیر شریعتؒ نے جواباً کہا "نہیں نہیں" انور شاہ" اور یہ کہتے ہوئے سینہ انور سے لگا لیا۔ حضرت علامہ بنوریؒ حق گوئی و بے باکی کے میدان میں شان بے نیازی کے ساتھ قوت باطلہ کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے تھے۔ اور

اس طرح انہوں نے اپنے اسلاف اکابرین علمائے دیوبند کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے نتائج سے بے پرواہ ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ بااحسن طریق سرانجام دیا۔ آپؒ کی سیرت کا سب سے زیادہ روشن اور تابناک پہلو سرور کائنات فخر موجودات، آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نور مجسم ذات اقدس سے جنون کی حد تک عشق تھا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت بنوریؒ ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مسند امارت پر رونق افروز ہوئے۔ صدارت کے منصب پر فائز ہوتے ہی حضرت بنوریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کو از سر نو منظم انداز سے مستحکم کرنا شروع کر دیا۔ اور سب سے پہلے آپؒ نے امت مسلمہ کو فرنگی سامراج کے عملی ایجنٹ قادیانی گروہ کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور اسلام دشمن عزائم سے باخبر کرنے کے لئے بہترین مقررین، مبلغین، کی ایک پوری ٹیم دنیائے اسلام میں پھیلا دی۔ آپؒ نے کرنل قذافی، اور صدر سادات سمیت دیگر عرب زعماء پر مسئلہ ختم نبوت کی اساسی حیثیت کو واضح کیا۔ اور یہ آپؒ کی مساعی جمیلہ کا ثمرہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں ابوظہبی، سعودی عرب، اور لیبیا وغیرہ میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیئے گئے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو جب قادیانی غنڈوں نے "ربوہ" ریلوے اسٹیشن پر کھڑی ہوئی ٹرین پر حملہ کر کے بہت سے مسلمان طلباء کو زخمی کر دیا۔ تو کراچی سے لیکر پشاور تک پورا ملک شعلہ جوالہ بن گیا۔ ۹ جون ۱۹۷۴ء کو لاہور میں ۲۰ بیس جماعتوں کا نمائندہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اجلاس نے مکمل اتفاق رائے سے حضرت بنوریؒ کو اپنا صدر منتخب کر کے ان کی علمی بصیرت، روحانی عظمتوں، اور قائدانہ صلاحیتوں کا عملی اعتراف کر لیا۔ حضرت بنوریؒ پیرانہ سالی اور گھٹنوں میں شدید تکلیف ہونے کے باوجود ناموس تحفظ ختم نبوتؐ کی خاطر جس طرح پورے ملک کا طوفانی دورہ کر کے ظالم و جابر حکومت وقت کو مجلس عمل کے مطالبات کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا۔ وہ ہماری ملی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ معروف ادیب و مشہور مقرر آغا شورش کاشمیریؒ نے حضرت بنوریؒ کی ختم نبوتؐ کی تحریک کے دوران خدمات کو اپنے مخصوص ادبی شاعرانہ انداز میں اس طرح خراج تحسین پیش کیا تھا۔ کہ وہ جس احتسابی تحریک کا آغاز حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے کیا تھا۔

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman.
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

اور ان کی بصیرت افروز راہنمائی سے علامہ اقبالؒ مولانا ظفر علی خان، اور امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے علم و نظر اور احتساب و فکر کے چراغ روشن کئے تھے۔ وہ شیخ الحدیث علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے ہاتھوں اختتام کو پہنچی۔ ہماری مجلس عمل کے صدر آپ ہی تھے۔ ہم نے آپ ہی کی راہنمائی میں یہ جنگ جیتی تھی۔ حضرت بنوریؒ نے جس بصیرت و دانائی کے ساتھ سابق وزیر اعظم مسٹر بھٹو سے اس مسئلے پر مذاکرات کئے۔ وہ ان کے تدبر و تفکر کا شہ پارہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علامہ بنوریؒ کا وجود آیت من اللہ میں سے ایک ہے۔ میں نے ان کے قریبی مطالعے سے اپنے اس ذہن کو استوار کیا ہے کہ وہ صداقت اسلام کی روشن دلیل ہیں"۔ حضرت بنوریؒ کی زیر قیادت چلنے والی پر جوش ملک گیر تحریک جب کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو فرنگی سامراج کے تخم و تخت منکرین ختم نبوت کے لئے بڑے پیمانے پر احتساب کا اہتمام کیا۔ جو ۱۹۵۳ء میں عشق نبویؐ کے جرم کی پاداش میں اس وقت کی نام نہاد اسلامی حکومت کے ظلم و ستم کا نشانہ بنکر جام شہادت نوش فرما گئے تھے عشق نبویؐ سے روحانی تعلق کی بناء پر مرحوم اکابرین کی ارواح نے بھی روئے زمین پر سب سے زیادہ پرفتن اور شیطانی قوت کی شکست و ریخت پر اظہار مسرت کیا۔ اسی ضمن میں کا ایک واقعہ حضرت بنوریؒ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں "شوال ۱۳۹۴ھ میں لندن کے قیام کے دوران خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا وسیع مکان ہے۔ گویا ختم نبوت کا دفتر ہے۔ بہت سے لوگوں کا مجمع ہے۔ میں ایک طرف جا کر سفید چادر جس طرح کہ احرام کی چادر ہو، باندھ رہا ہوں، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اسی حالت میں کہ احرام والی لنگی بندھی ہوئی ہے۔ اور اوپر کا بدن مبارک بغیر کپڑے کے ہے۔ میرے داہنے کندھے کی جانب تشریف لائے ہیں۔ قادیانی ناسور کے علاج سے نہ صرف زندہ بزرگوں کو مسرت ہوئی۔ بلکہ جو حضرات دنیا سے رخت سفر باندھ چکے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی اس سے بے حد و پایاں خوشی ہوئی ہے"، حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ اپنی زیست مبارکہ کا ایک ایک لمحہ خدمت دین اور تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دینے کے بعد دل کے عارضے میں مبتلا ہو کر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو عالم فانی سے کوچ کر گئے"۔

خدا رحمت کند ایں
عاشقان پاک طینت را

بقیہ :۔ قادیانی مبلغ کی موت

کتے کی طرح سسک سسک کر اور بھونک بھونک کر مرنا، مرزا قادیانی کی طرح قادیانیوں کے عالمی لیڈر سر ظفر اللہ کی موت اور خدائی عدالت کا فیصلہ نامی اشتہار پھاڑنے والے قادیانی مبلغ، معلم، امام پر فالج کا حملہ، چہرہ خنزیر کی شکل میں تبدیل ہو جانا بدلبو اور تعفن اتنا پھیل جانا کہ دن کے بجائے رات کے ۳ بجے چپکے سے دبا دینا۔ یہ واقعات خدائی نشان ہیں۔ جو قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے اور انہیں اسلام کی صداقت واضح کرنے کے لئے خدا کی طرف سے دکھائے گئے ہیں۔ کیا ان واقعات کے بعد بھی قادیانی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم پر حق واضح نہیں ہوا

قرآن وحدیث کی روشنی میں

اپنے روحانی، جسمانی و گھریلو مسائل کا حل مفت معلوم کریں۔

نوٹ :۔ مریض اور مریض کی والدہ کے نام کے ساتھ جوابی لفافہ معہ مکمل پتہ اور خط مختصر تحریر فرمائیں۔

پتہ :۔ عبدالقادر قادری
ادارہ اصلاح و خدمت انسانیت۔
سی پی او۔ بکس نمبر ۳۳۱۲ پوسٹ کوڈ نمبر ۷۴۰۰۰ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ۝

القرآن

ترجمہ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(سپارہ نمبر ۲۹ آیت ۲۳۔ سورۃ الجن)

فتنہ انگیز اور ”نبوت“ خیز سرزمین

لندن برطانیہ میں عظیم الشان پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ ـــــ نمائندہ خصوصی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں منعقد ہونے والی پانچویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں قادیانیوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ ہٹ دھرمی سے کام نہ لیں اور اپنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے جھوٹی نبوت سے توبہ کر کے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ختم نبوت کو تھام لیں۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے سینٹر میں منعقد ہوئی۔ جس میں برطانیہ کے مختلف شہروں سے فدایان ختم نبوت نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت عالمی انجمن خدام الدین کے امیر مولانا محمد اجمل قادری نے کی۔ جبکہ دوسری نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد نے کی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق کانفرنس کی دوسری نشست میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔

کانفرنس میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور اسلامی جمہوری اتحاد پاکستان کے سربراہ میاں محمد نواز شریف کا ایک خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں انہوں نے عالمی ختم نبوت کانفرنس کے مقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مولانا خان محمد اور ان کے رفقاء کی جدوجہد کو سراہا ہے۔ میاں نواز شریف نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ پنجاب حکومت نے اس سال قادیانیوں کو صد سالہ جشن منانے کی اجازت نہیں دی۔ اور آئندہ بھی انہیں اسلام اور پاکستان کے خلاف کسی سرگرمی کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس کے چیف آرگنائزر مولانا عبدالرحمٰن باوا نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج امت محمدیہ کو بہت سے چیلنجوں کا سامنا ہے ایک طرف لادین مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہیں۔

تو دوسری طرف مغربی استعماری قوتیں جو مسلمانوں کو لڑا دو اور حکومت کرو کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ یہی قوتیں اسرائیل کو پال رہی ہیں۔ اور رشدی و قادیانی گروہ کی سرپرستی کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں کا دائرہ شمالی امریکہ تک وسیع ہو چکا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا کہ ہم قادیانی جماعت

سینیٹر مولانا سمیع الحق نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی صیہونی لابیاں ایک لمبے عرصے سے مسلمانوں کے عقائد اور کردار کو کمزور کرنے کے لئے منظم کام کر رہی ہیں۔ اور قادیانی فتنہ اور سلمان رشدی کی خرافات بھی اسی کا ایک حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا عالم اسلام دشمن طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ مسلمان اپنے عقیدہ اور تعلیمات پر قائم نہ رہیں۔ تاکہ اسلام کو ایک زندہ اور متحرک قوت کے طور پر ایک بار پھر سامنے آنے سے روکا جاسکے۔ لیکن ان کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا انشاء اللہ۔ وہ وقت دور نہیں جب اسلام ایک بار پھر دنیا کے نقشہ پر ایک غالب قوت کے ساتھ نمودار ہوگا۔ انہوں نے یورپ اور امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں سے

قادیانیوں کو اسلام و پاکستان کیخلاف سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیجائیگی نواز شریف کا پیغام

کے ہر فرد کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ٹھنڈے دل کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے ان دعوؤں کا جائزہ لیں۔ جو واقعات اور حقائق کی کسوٹی پر غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ اور وہ ان جھوٹے دعاوی کو مسترد کرتے ہوئے قادیانیت سے توبہ کر کے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ختم نبوت سے وابستہ ہو جائیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے بھی اپیل کی کہ وہ قادیانیت کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور انہیں اسلام کی دعوت دے کر قادیانیت کے فریب سے نجات دلانے کے لئے محنت کریں۔

اسلامی جمہوری اتحاد پاکستان کے نائب صدر

اپیل کی کہ وہ اسلام کے خلاف کام کرنے والی لابیز سے ہوشیار رہیں۔ اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے منظم جدوجہد کریں۔

کانفرنس سے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے سابق سیکرٹری اور قادیانی عربی جریدہ ”التقوی“ کے ایڈیٹر حسن محمود عودہ نے بھی خطاب کیا۔ حسن عودہ فلسطینی نوجوان ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مذہب محض ایک دھوکہ ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس جھوٹے مذہب کا بہت جلد مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی طرف سے قادیانیوں کو مرزا قادیانی کے دعاوی پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے اور قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کی دعوت

پنجاب اسمبلی کے رکن مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر نے بھی اپنے دادا کی طرح پیشگوئیوں کے جھوٹے سہارے کے ذریعہ پیروکاروں کو مطمئن رکھنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشگوئیوں کو باطل کر دیا ہے۔ اور ایک بار پھر حق واضح ہو کر سامنے آگیا ہے انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد نے گذشتہ سال واضح طور پر میرے بارے میں پیشگوئی کی تھی کہ منظور احمد چنیوٹی ۱۵ ستمبر ۸۹ء سے قبل ختم ہو جائے گا۔ ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ اور ذلت کی موت مر جائے گا۔ لیکن مرزا طاہر کی پیشگوئی خدا نے جھوٹ کر دی ہے۔ اور میں نہ صرف زندہ موجود ہوں بلکہ مرزا طاہر احمد کی پیشگوئی کے بعد ایک بار پھر بھاری اکثریت کے ساتھ پنجاب اسمبلی کا رکن بھی منتخب ہو چکا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم بدزبانی کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ قادیانی جماعت کے لٹریچر سے ہی ساری باتیں نقل کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ

دنیا میں ہر شخص کے بارے میں نرمی ہو سکتی ہے لیکن جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کے بارے میں کوئی نرمی نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ ایک مسلمان کی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کر دے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ قادیانی گروہ دنیا میں انسانی حقوق کے نام پر اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے۔ اور عالمی طاقتیں یکطرفہ طور پر اس کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ یہ محض دھوکہ ہے۔ کیوں کہ قادیانی گروہ کے انسانی حقوق مسلمانوں کے ہاتھوں مجروح نہیں ہو رہے۔ بلکہ قادیانی گروہ اسلام کے نام پر ایک جھوٹے مذہب کا پرچار کر کے مسلمانوں کے اسلامی تشخص کا حق غصب کر رہا ہے۔

عالمی انجمن خدام الدین کے امیر مولانا محمد اجمل

عالمی مجلس کی سرگرمیوں کا دائرہ شمالی امریکہ تک وسیع ہو چکا ہے

عالمی ختم نبوت کانفرنس کے چیف آرگنائزر مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا کا خطاب

قادری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یورپ میں رہنے والے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی اولاد کے دینی عقائد و کردار کی حفاظت کی فکر کریں۔ اور ان کی ایسی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں کہ کوئی قادیانی، رشدی، یا کوئی بھی اسلام دشمن لابی ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ حضرات کی غفلت کی وجہ سے نئی نسل اسلام سے لاتعلق ہو گئی تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔

ماہنامہ البلاغ مانچسٹر کے ایڈیٹر حافظ محمد اقبال رنگونی نے کہا کہ اسلام دشمن لابیاں پوری طرح متحرک ہیں۔ اسی لئے ہمیں اپنے نوجوانوں کو ان لابیوں کے مقابلہ کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنا چاہیئے۔ جمعیۃ اہل حدیث برطانیہ کے راہنما مولانا صہیب حسن نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کو تیز تر کر دیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ قرآن و سنت کی قطعی نصوص سے ثابت ہے۔ کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ آپ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

پاکستان کے ممتاز عالم دین مولانا سید چراغ الدین شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے ہر دور میں عقیدۂ ختم نبوت کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ کیوں کہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدہ سے انکار کرنے والا کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس سے جمعیۃ علماء برطانیہ کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا سلیم دھورات، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا مفتی محمد مقبول فجی آئی لینڈ کے ڈاکٹر قادر بخش، مولانا محمد عرفان غوری، مولانا محمد اسلم زاہد، مولانا مفتی ذکی الدین مولانا محمد طیب عباسی، مولانا قاری امداد اللہ قاسمی مولانا احمد پانڈور، مولانا امداد الحسن نعمانی اور دیگر راہنماؤں نے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں اور مطالبات

جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء بالاتفاق منظور کر لی گئیں۔

(۱) یہ اجتماع حکومت پاکستان کی مرزائیت سے متعلق موجودہ پالیسی پر شدید کرب کا اظہار کرتا ہے

کانفرنس کے مقررین و مہمانان خصوصی

پیر طریقت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی، سینیٹر مولانا سمیع الحق، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا زاہد الراشدی، حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر، مولانا سید چراغ الدین شاہ، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا سلیم دھورات، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا مفتی محمد مقبول، فجی آئی لینڈ کے ڈاکٹر قادر بخش، مولانا محمد عرفان غوری، مولانا محمد اسلم زاہد، مولانا مفتی محی الدین، مولانا محمد طیب عباسی، مولانا قاری امداد اللہ قاسمی، مولانا احمد سیٹھ پانڈور، مولانا امداد الحسن نعمانی اور دوسرے حضرات۔

کہ وفاقی حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی قادیانیت نوازی کی بدترین مثال قائم کی ہے۔ سندھ کا چیف سیکرٹری کنور ادریس بدترین قادیانی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سندھ میں قادیانی آرڈیننس عملاً معطل ہے۔ وفاقی حکومت نے اسے ہٹانے کا وعدہ کرکے اس کا ایفا نہیں کیا۔ نسیم احمد کو اقوام متحدہ میں سفیر متعین کیا۔ اس کے متعلق یہیں بتایا ہے۔ کہ وہ قادیانی ہیں۔ مگر اب سینٹ میں حکومت نے موقف اختیار کیا ہے کہ کاغذات میں اس نے اپنے آپ کو مسلمان لکھا ہے۔ حکومت کو قادیانیوں کی اس دھوکہ دہی کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ ہر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان اور تمام مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھتا ہے۔ اور آئین پاکستان کی رو سے کوئی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہے تو اس پر مقدمہ قائم ہونا چاہئے۔ نہ کہ اسے سفیر بنانا چاہئے۔ اس لئے یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے۔ کہ حکومت کے اس موقف نے اس کیس میں مزید الجھاؤ پیدا کردیا ہے۔ جب تک نسیم احمد خود مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کا اعلان نہیں کرتے ان کی پوزیشن صاف نہ ہوگی۔ اسی طرح وزیر اعظم کا سپیشل سیکرٹری قادیانی ہے۔ بعض سفارتخانوں میں بھی قادیانیوں کو بھیجا گیا ہے۔ ملک عزیز میں کئی اہم عہدوں پر قادیانیوں کو ایسے طور پر مسلط کیا جارہا ہے جس سے حکومت کی مرزائیت نوازی کھل کر سامنے آگئی ہے۔ حکومت کو اپنے موقف پر نظر ثانی کرکے اسلامیان پاکستان کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کسی بھی نظریاتی مملکت میں نظریہ کے مخالفین کو کلیدی عہدے نہیں دیئے جاتے۔ لہٰذا فوج و سول کے کلیدی عہدوں سے قادیانی افسروں کو برطرف کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانی آرگن روزنامہ الفضل ربوہ، ہفت روزہ "لاہور" اور دیگر قادیانی جرائد پر پابندی عائد کرے۔ اور پنجاب میں متعین قادیانی افسروں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

(۴) گذشتہ دنوں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں اخباری اطلاع کے مطابق چند غیر مسلم ممالک کے وزراء اور ایم پی اے اور نمائندوں نے شرکت کی۔ اور جلسہ سے خطاب کیا۔ ان تمام نمائندوں نے پاکستان کے قادیانی آرڈیننس پر نکتہ چینی کرنے کے علاوہ قادیانیوں کو مظلوم بنانے اور مسلمانوں کو ظالم بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ اجلاس اس بات کو سمجھتا ہے۔ کہ ان نمائندوں کے یہ بیانات یکطرفہ قادیانی پروپیگنڈے کا نتیجہ ہیں۔ یہ اجتماع ان ممالک سے سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اور احتجاج کرتا ہے۔ کہ ان نمائندوں کو چاہئے تھا کہ وہ اصل حقائق سے آگاہی حاصل کرتے پھر وہ بیان جاری کرتے۔ ان نمائندوں کے بیانات سے نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہوتی ہے۔ بلکہ پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے یہ اجتماع ان ممالک کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ قادیانیوں کی ان من گھڑت کہانی پر ہرگز اعتماد نہ کریں۔ قادیانی ایسے بیانات دلوا کر ان ممالک میں قادیانیوں کے لئے داخلے کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے لئے ان ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کا راستہ کھلا رہے۔ انہی بہانوں کے ذریعے ہزاروں قادیانی کینیڈا جرمنی وغیرہ پہنچنے میں کامیاب ہوگئے ہیں جبکہ فی الواقع قادیانی خود دہشت گردی پھیلا کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ اور حکومت کے لئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں چک نمبر گ ب ۵۶۳، جڑانوالہ فیصل آباد میں قادیانیوں نے قرآن مجید کو نذر آتش کیا۔ دو مسلمانوں کو فائرنگ کرکے زخمی کیا۔ چک نمبر ۹۸، شمالی سرگودھا میں متعدد بار قادیانیوں نے مسلمانوں پر فائرنگ کرکے زخمی کیا۔ مغلپورہ لاہور میں قادیانیوں نے مسلمانوں پر پتھراؤ کیا۔ مروٹ ضلع بہاولنگر میں مرزائیوں نے مسلمان طالبات پر حملہ کیا۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں قادیانیوں نے ... سے آگاہی حاصل کرے۔

(۵) یہ اجتماع رشدی کے مسئلے پر برطانیہ کے مسلمانوں کے موقف کی بھرپور تائید کرتا ہے۔ اور ان کی غیرت ایمانی کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کی جدوجہد میں بھرپور تعاون کا یقین دلاتی ہے۔ نیز یہ اجتماع حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کے مطالبات کے مطابق اس کتاب پر فوری پابندی عائد کرکے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔ نیز یہ اجتماع تمام غیر مسلم حکومتوں سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس کتاب پر فوری پابندی عائد کریں۔ اور جہاں اس کی اشاعت نہیں ہوئی وہاں یہ بندوبست کریں کہ یہ کتاب

شائع نہ ہو۔ نیز یہ اجتماع تمام اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ زبانی جمع خرچ کی بجائے اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے بھرپور کردار ادا کریں۔

(۶) یہ اجتماع مرکز اسلام مکہ مکرمہ میں ہونے والے بم کے دھماکے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اسے دشمنان اسلام کی بیت اللہ اور مسلمانوں کے خلاف گھناؤنی سازش قرار دیتا ہے۔ اس سلسلے میں مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے سعودی حکومت کے جرأت مندانہ اقدام پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سعودی حکومت کو اپنے بھرپور اخلاقی تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے آئندہ بھی کسی مصلحت کو خاطر میں نہ لائے اور آئندہ کے لئے بھی مجرمان کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھا جائے۔ جس سے آئندہ ایسی گھناؤنی حرکت کی جرأت نہ ہو سکے۔

(۷) یہ اجتماع بابری مسجد کے تنازعہ میں بھارتی مسلمانوں کے موقف اور جدوجہد کے ساتھ مکمل یکجہتی اور حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ اور بھارتی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ تاریخی بابری مسجد کے خلاف سازشوں کو روکا جائے۔ اور اسلامیان عالم کے جذبات سے کھیلنے سے گریز کیا جائے۔ یہ اجتماع مسلمانان بھارت کو یقین دلاتا ہے کہ خانہ خدا کے تحفظ کی اس مقدس جدوجہد میں انہیں دنیا بھر کے مسلمانوں کی بھرپور حمایت حاصل رہے گی۔

(۸) یہ اجتماع افغان مجاہدین کی جدوجہد کی ایک بار پھر مکمل حمایت کرتے ہوئے اس کے خلاف عالمی سازشوں کی مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان اور دیگر تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کو فی الفور تسلیم کیا جائے۔ اور افغانستان میں عبوری حکومت کی مکمل عملداری کے لئے افغان مجاہدین سے بھرپور تعاون کیا جائے۔

(۹) یہ اجتماع فلسطینی حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ اور فلسطین کی آزادی اور مسجد اقصیٰ کی بازیابی کے لئے فلسطینی عوام کی جدوجہد کی بھرپور حمایت کا اعلان کرتا ہے۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے

لاہور (پ۔ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے لاہور، کھاریاں، جڑانوالہ، چونڈہ، سیالکوٹ، سرگودھا، مروٹ، بہاولنگر، سانگھڑ سندھ اور اسی طرح ملک کے دیگر حصوں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں غنڈہ گردی، اور تخریبی کارروائیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانی گماشتوں کی ملک گیر دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اور انہیں قانون کا پابند بنایا جائے۔

صوبہ پنجاب کے چھ اضلاع میں ختم نبوت یوتھ فورس کے کنوینر کا تقرر

ختم نبوت یوتھ فورس کے بانی و مرکزی جنرل سیکرٹری ممتاز اعوان نے پنجاب کے مختلف اضلاع کا تنظیمی دورہ کر کے ۶ اضلاع میں ختم نبوت یوتھ فورس کے کنوینر مقرر کئے۔ جس کے مطابق انہوں نے لاہور کے لئے چوہدری خادم حسین طاہر کو، ڈاکٹر ذوالفقار احمد ضلع قصور، ارشد ندیم چوہدری کو ضلع اوکاڑہ، عبدالرزاق کو ضلع ساہیوال، اللہ وسایا قاسم کو تاحکم ثانی ضلع خانیوال اور حافظ خالد محمود کو ضلع بہاولپور کا کنوینر مقرر کیا۔

ختم نبوت کے جلسہ پر ذکریوں کی فائرنگ عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی!

ذکری فرقے نے سربند ضلع گوادر کے ختم نبوت کے جلسے میں فائرنگ کی۔ جلسے سے مبلغ ختم نبوت مکران ڈویژن قاری فضل الرحمن فاروقی تقریر کر رہے تھے۔

لیکن مسلمانوں نے فائرنگ کا جواب فائرنگ سے نہیں دیا۔ البتہ ختم نبوت یوتھ فورس سربند کے جوان دفاعی کارروائی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی دوران مبلغ ختم نبوت قاری فضل الرحمن فاروقی نے کہا کہ ذکری کافر ہیں۔ بلکہ زندیق ہیں۔ کافر وہ ہوتے ہیں۔ جو اپنے مذہب پر خنزیر کے گوشت پر خنزیر کا لیبل لگا کر فروخت کرتے ہیں۔ لیکن ذکری فرقہ خنزیر کے گوشت پر بکرے کا لیبل لگا کر فروخت کرتا ہے۔ ذکری کوہ مراد تربت پر حج بیت اللہ کا لیبل لگا کر سالانہ حج کرتے ہیں ذکر پر نماز کا لیبل لگاتے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان اور نمازی لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور کوہ مراد شیطانی حج کے اندر گندہ نالہ کے پانی کو آب زم زم کا نام دیتے ہیں۔ اپنے شیطانی رقص کی جگہ کو مسجد طوبیٰ اور شیطانی حرکات کی جگہ کو عرفات کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند قدوس نے بذریعہ قرآن آخری نبی کہا ہے۔ لیکن ذکری یہ نام اور یہ صفت اپنے جھوٹے دجال ملا اٹکی پر چسپاں کرتے ہیں۔ ذکری فرقہ اپنی شیطانی کتاب برہان (فارسی) پر خدا کے کلام کا لیبل لگا کر اپنی زندیق ہونے کا خود ثبوت دیتے ہیں۔ تقریر کے بعد پتہ چلا کہ ضلع گوادر کی انتظامیہ اور ذکری فرقہ کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے کہ ختم نبوت کے جلسے پر ذکریوں نے فائرنگ کی۔ اور ڈپٹی کمشنر گوادر اور اسسٹنٹ کمشنر گوادر نے ذکری نوازی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے قاری فضل الرحمن فاروقی مبلغ ختم نبوت مکران ڈویژن کے سربند میں داخلہ پر پابندی لگانے اور مبلغ موصوف کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے۔

جب مبلغ موصوف ذکری نواز انتظامیہ کے سامنے معہ ۱۲ علماء کرام ضلع گوادر کے پیش ہوئے تو انتظامیہ شرم کے مارے جھک گئی۔ انتظامیہ نے کہا کہ ہمیں آل پاکستان ذکری ایسوسی ایشن کے صدر اور بی این پی گوادر کے لیڈر نے مجبور کیا تھا۔ مکران کے مسلمان ضلع گوادر کی انتظامیہ ذکری فرقہ اور بی این پی کے لیڈر کے اس اقدام پر بھرپور غم و غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور مکران کی مسلم قوم

نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اس سال ذکریوں کو حج کرنے کے لئے کوہ مراد جانے سے روکا جائے گا۔

قادیانیوں میں سے صرف دو سو نے ووٹ ڈالے۔ اس انتخاب کو کالعدم قرار دیا جائے

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلمان منیر (کونسلر) مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے مشترکہ بیان میں قادیانیوں کی مخصوص نشست پر ہونے والے انتخاب میں ایک سو پینتیس ووٹ لیکر منتخب ہونے پر اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے ان راہنماؤں نے کہا کہ ایک لاکھ قادیانیوں میں سے صرف دو سو قادیانیوں نے ووٹ ڈالے اور اسی طرح ۱۳۵ ووٹ لیکر کامیاب ہونے والے ایم این اے لاکھوں غیر مسلم اقلیت قادیانیوں کا نمائندہ نہیں۔ لہٰذا اس انتخاب کو کالعدم قرار دیا جائے۔ اور یہ سارا ڈرامہ پیپلز پارٹی نے محض اپنی ایک نشست بڑھانے کے لئے کیا ہے۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے ان راہنماؤں نے کہا کہ قادیانیوں کی اکثریت کی طرف سے اپنی مخصوص نشست پر ووٹ نہ ڈال کر ملک کے آئین سے غداری کی ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں قادیانیوں پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے اور انہیں قانون کا پابند بنایا جائے۔ اور نشست پر دوبارہ انتخاب کرایا جائے۔ اور جب تک سارے قادیانی اپنے حق رائے دہی استعمال نہ کریں۔ اس وقت تک کسی قادیانی شخص کو اسمبلی کا ممبر نہ بنایا جائے۔

اظہار تعزیت

(بہاولنگر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی رہنما حفیظ اختر شاکر نے جامعہ قاسم العلوم، فقیر والی کے صدر حافظ ولی محمد کے اکلوتے بھتیجے کی اچانک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حافظ ولی محمد سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ جناب حفیظ اختر شاکر نے تعزیتی بیان میں کہا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خدا کی قدرت کے نشان اور مرزا غلام احمد رئیس قادیان

از:۔ بابو حبیب اللہ امرتسری

مرزا صاحب اور ان کے مرید کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کا رفع جسمانی سنت اللہ اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔ ذیل میں چند ایک ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں اور ان کو مرزا صاحب اور ان کے مریدوں نے لکھا ہے:۔

حضرت ابراہیم پر آگ سرد ہو گئی

"ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو سرد کر دیا۔" (حقیقۃ الوحی ص[illegible])

حضرت یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں

"اب ظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بیہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔"
(مسیح ہندوستان میں ص[illegible])

نبی نے مردہ زندہ کیا

"انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلا دیا یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔" (براہین احمدیہ ص[illegible])

حضرت مسیح ابن مریم بے باپ

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔" (اخبار الحکم مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۱ء ص[illegible])

حضرت مسیح نے مہد میں باتیں کیں

"اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔" (تریاق القلوب ص[illegible])

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

"قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔" (چشمہ معرفت ص[illegible])

بعض نادر الوجود عورتیں

"بعض عورتیں جو بہت ہی نادر الوجود ہیں بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہیں کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی و انفعالی رکھتی ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش میں آ کر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔" (سرمہ چشم آریہ ص[illegible])

بکرے نے دودھ دیا

"کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو سیکاف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر

بقیہ:۔ مولانا مفتی محمودؒ

قابل تکریم ہے کہ انہوں نے ایک سچا موتی قوم کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے تین بار مفتی صاحب کو قومی اسمبلی کے لئے منتخب کیا اور دوبار ان کو ایوان ملیہ ذمہ داریاں نبھانے کا موقع ملا۔ قومی اسمبلی میں انہوں نے جو ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ قوم میں اسی کردار نے ان کی ذات کو ناقابل فراموش بنادیا اور اسی کردار و عمل کی بدولت ملک کے ہر طبقے میں ان کے خیالات کو پذیرائی ملی۔ یہیں سے وہ ایک بہترین قائد کی حیثیت سے نمودار ہوئے۔ اسی ایوان سے کلمہ حق کی پاداش میں انہیں اٹھا کر باہر پھینکا گیا۔ اسی مقام پر کھڑے ہو کر اس مرد مجاہد نے ظلم و بربریت کا قلع قمع کرنے کا عہد کیا اور آخر کار اسی ایوان کے تقدس کی بحالی کے لئے اپنے دور کے سب سے بڑے سول آمر بھٹو سے نبرد آزما ہوئے۔ اس جنگ میں انہیں نہ صرف اسلام کی صداقت پر یقین رکھنے والی تمام جماعتوں بلکہ سیکولر ذہن کی تنظیموں کی بھی حمایت حاصل رہی۔ ملک و قوم کو جبر و بربریت سے بچانے کے لئے قوم کے مختلف طبقے، مختلف نظریات کی حامل جماعتوں کے رہنما، دینی اداروں کے سربراہ، مساجد کے آئمہ، یونیورسٹیوں کے طلباء، مارکیٹوں کے تاجر، ٹریڈ یونینوں کے نمائندے اور ملی محاذ پر کام کرنے والے متعدد اداروں کے رضاکار ان کی قیادت میں اکٹھے ہو گئے۔ ملک کی تاریخ میں اس قدر وسیع اتحاد اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور اسی طرح قیام پاکستان کے بعد کسی رہنما کی قیادت میں اتنے انسان اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جنگ لڑنے کے لئے یکجا نہیں ہوئے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ہمارے دور کی واحد مثال ہے کہ اس قدر متضاد نظریات کے حامل افراد کو متحد و مطمئن رکھتے ہوئے آخری دم تک ان سے کام لیا گیا۔ ان کی صلاحیتوں کو ایک اعلیٰ مقصد کے لئے انتہائی خوبصورت طریقے سے استعمال کیا گیا۔ اگر یہ اعزاز ہے تو یہ اعزاز مفتی محمودؒ کو مل چکا ہے۔ مفتی محمودؒ اپنی خداداد صلاحیت و بصیرت کے لحاظ سے اس ملک میں کم از کم اس اعزاز کے مستحق تھے۔ اگر یورپ میں ہوتے تو قومی ہیرو کے طور پر ان کی عظمت کا اعتراف کیا جاتا۔ ان کے کارنامے تعلیمی نصاب میں شامل کئے جاتے اور تمنا کی جاتی کہ اس نصاب کے پڑھنے والے اسی کردار کے حامل بنیں۔

بقیہ:۔ قلابازیاں

رسالہ الحکم، ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء مرزا غلام قادیانی

۱۰۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ دنیا میں تشریف لائے پہلی مرتبہ مکۃ المکرمہ میں دوسری مرتبہ قادیان میں۔

"تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶ قادیان"

اس پر مرزا طاہر کا باپ آنجہانی جہنم مکانی مرزا محمود یوں گرو لگاتا ہے۔

ہمارے نزدیک محمد رسول اللہ (نعوذ باللہ) مرزا غلام قادیانی کی شکل میں دوبارہ آ گئے اس لئے اب مرزا خود رسول محمد رسول اللہ ہے"

۱۱۔ مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

ترجمہ: اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

جب میں بروزی طور پر محمد رسول اللہ ہوں تو کونسا ایسا انسان ہوا جس نے علیحدہ نبوت کا دعویٰ کیا۔

۱۲۔ ایک غلطی کا ازالہ ص۔ ۱ مرزا غلام قادیانی

مرزے کا ایک چیلا ظہور الدین اکمل اس کے عشق میں سرشار ہو کر لکھتا ہے۔

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ظہور الدین اکمل (اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا کے اس چیلے نے مرزا سے زمین اور پلاٹ اینٹھنے کے لئے نظم لکھی اور جہنم میں چلا گیا۔ دنیا کے اس جہنمی شخص کو قادیان میں نہ ہی پلاٹ ملا نہ ہی عزت۔ (قادیان)

تصحیح تاریخ

جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۱۸ میں تاریخ غلط درج ہو گئی ہے۔ جو حضرات ہفت روزہ کا ریکارڈ رکھتے ہوں۔ وہ شمسی تاریخ اس طرح لکھیں۔

۱۳ ارتا ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۸۹ء شمسی

اہل خیر حضرات توجہ فرمائیں

نورانی مسجد ٹرسٹ کورنگی سوکوارٹر کراچی میں ایک دینی درسگاہ "مدرسہ عربیہ دار القرآن عثمانیہ" کے عنوان سے قائم کی گئی ہے۔ جس کا افتتاح ۲۲ ستمبر کو جناب مولانا محمد اسفندیار خان نے بعد نماز جمعہ فرمایا۔ بحمد اللہ مدرسہ میں طلباء کے لئے رہائش و خوراک کا مکمل انتظام ہے۔ تدریس پر بہترین اساتذہ موجود ہیں۔ نامساعد حالات کے باوجود محض توکلاً علی اللہ کام شروع کر دیا گیا ہے۔ آپ حضرات اس سے ہر طرح کا تعاون فرمائیں۔ طلباء کی رہائش کے لئے کمروں کی اشد ضرورت ہے۔ آپ اپنے صدقات، عطیات بیش از بیش بھیج کر تعاون علی البر اور دینی حمیت کا ثبوت فراہم کریں۔

ترسیل کا پتہ

(۱) امجد گولڈ ڈرنک اینڈ جنرل سٹور H/91 نزد نورانی مسجد

(۲) مولانا اللہ وسایا صدیقی خطیب نورانی مسجد سوکوارٹر کراچی نمبر 31

مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ کی قلابازیاں

از: عبدالخالق قریشی دُبلی

مرزا غلام قادیانی اپنے سٹھیانے سے کچھ عرصہ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتا ہے۔ تاکہ عوام کو اپنے صحیح راستے پر ہونے کا یقین دلا سکے اور بعد میں مرزا کی اپنی جھوٹی نبوت کا چکر چل سکے آپ جانتے ہیں مرزا نے یہ چکر کیوں چلایا۔ ۲۔ بیویاں اور ۵ا بچوں کا خرچ سیالکوٹ کی کچہری میں بیٹھ کر ۱۵ روپے ماہوار سے چل نہیں سکتا تھا چنانچہ نبوت کے نام پر چندہ اکٹھا کرنے کا دھندہ شروع کر دیا۔ پہلے پہل حضورؐ کے بارے میں مرزا یوں لکھتا ہے۔

۱۔ میں بڑے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کمالات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا مفتری ہے جو کہ آپ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور شخص لعنتی ہے جو حضور کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی نبوت کو توڑتا ہے

"درسالہ الحکم ۱۰ر جون ۱۹۰۵ء از مرزا غلام قادیانی"

۲۔ سورۃ آل عمران میں مفصل بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب ہے کہ عظمت شان ختم الرسل پر جو مصطفےٰؐ ہیں ایمان لاؤ ان کی عظمت و جلالت پر۔

"سرمہ چشم آریہ از مرزا غلام قادیانی)"

۳۔ اب آسمان کے نیچے صرف ایک ہی نبیؐ اور ایک ہی کتاب ہے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اُتم و اکمل ہیں۔

"براہین احمدیہ از مرزا غلام قادیانی"

۴۔ ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

۵۔ مرزا کہتا ہے کہ میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا ہے اور کل نبی جو اُس وقت تک گزر چکے تھے یہ سب اکٹھے ہو کر وہ اصلاح کرنا چاہتے۔ جو رسول اللہ نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔

"رسالہ الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء مرزا قادیانی"

۶۔ ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فہم اور فراست تمام اُمت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے

ازالہ اوہام ------ مرزا غلام قادیانی

آمد بر سر مطلب

مرزا کے سٹھیائے جانے کے بعد اس کے دماغ کی رگیں کیسے ماؤف ہوتی ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے

۱۔ اے وہ تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب اس زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور ہمیشہ کی زندگی والا نبی محمدؐ ہے کہ اسکی پیروی سے ہم خدا کے مکالمے اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔

"تریاق القلوب از مرزا غلام قادیانی

۲۔ میں اُس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد مصطفےٰؐ کی روحانی اور دائمی زندگی کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اُس کی پیروی سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نُور سے پُر ہوتے ہوئے پایا ہے۔

(تریاق القلوب (مرزا غلام قادیانی

۳۔ آنحضرتؐ کی جاودانی کی زندگی پر یہ بڑی بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوحؐ کا فیض جاودانی جاری ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ مرزا غلام قادیانی)

۴۔ سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء کس شان کے نبی ہیں۔ جس کے ناچیز خادم اور جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اُمت کے مراتب (مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ و اظہار علی الغیب) تک پہنچ جاتے ہیں۔

"براہین احمدیہ، مرزا غلام قادیانی"

۵ اگر دنیا میں زندہ نبی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہمارے پاس حضور کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت ہیں کہ جس کی برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔

"رسالہ الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۹ء مرزا غلام قادیانی"

۶۔ میں ہمیشہ تعجب سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہیں۔ ہم کا فر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ حقیقی توحید ہمیں اس نبیؐ کے ذریعے ملی۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی اسی بزرگ کی معرفت ملا۔

"حقیقۃ الوحی، مرزا غلام قادیانی"

۷۔ اے نادانو، اے عقل کے اندھو آپ کے فیضان سے ایک ادنیٰ انسان مسیح بن سکتا ہے جیسا کہ اُس نے اس عاجز کو بنایا۔ "چشمہ مسیحی۔ مرزا غلام قادیانی"

۸۔ ہمارے سید و مولیٰؐ سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے اور پیش گوئیوں کا تو شمار نہیں تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی حضور کی وحی منقطع نہیں ہوئی۔ اس شہادت کے لئے یہ بندہ عزت (لعنۃ اللہ علیہ) موجود ہے۔ اب تک میرے ہاتھ پر ہزار ہا نشانات ظاہر ہو چکے ہیں۔

"چشمہ مسیحی۔ مرزا غلام قادیانی"

۹۔ آنحضرتؐ جمیع اخلاق کے متمم ہیں اور اُس خدا نے نمونہ اُنکے اخلاق کا مجھے تام کیا ہے۔

باقی صفحہ ۲۷ پر

دودھ کے اُس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم جناب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ یہ شعر ہے ؎

مظفر گڑھ جہاں ہے مکان صاحب علی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹)

ایک مرد نے دودھ دیا

اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے اُن میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مر گئی تھی" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹)

اڈی گلے سے پاخانہ آنا

"ان دونوں جلیبیوں میں سے ایک نے ۱۰ رفانیا قرشی نے اپنی اڈی میں سوراخ کر کر اور پھر اس راہ سے مدت تک برابر یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۴۰)

خدا اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے

"یہ تو سچ ہے کہ جیسا خدا غیر متبدل ہے اس کی صفات بھی غیر متبدل ہیں اس سے کس کو انکار ہے مگر آن تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہا تک پہنچ گیا ہے بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۹۶)

روٹی درختوں کو لگتی ہے

"جزائر Valcnic ویلکینک میں کچی پکائی روٹی درختوں کو لگتی ہے۔ اسے بریڈ فروٹ کہتے ہیں ملاحظہ ہو برٹن انسائیکلو پیڈیا۔ جزائر پالی نیشیا"
(فاروق ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۹)

داڑھی والی عورت:۔ "۹ جنوری ۱۸۹۲ء کے رسالہ نیچر میں لکھا ہے کہ ایک گھوڑے کے ایال ۸ فٹ اور دم ۱۰ فٹ ناپے گئے۔ ایک عورت مس اوڈس کی داڑھی کے بال ساڑھے آٹھ فٹ ناپے گئے" (صداقت مریمیہ صفحہ ۹۹)

"ایک عورت کی کمر تک لمبی داڑھی تھی۔ ڈریسٹرن کے ہسپتال میں ایک عورت فوت ہوئی جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط مونچھیں تھیں"
(صداقت مریمیہ صفحہ ۹۸)

داڑھی والا بچہ

"بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ بنیرہ میں ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے جس کے منہ پر پیدا ہوتے ہی داڑھی ہے۔ داڑھی سے اس کی شکل عجیب سی نظر آتی ہے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں" (الفضل ۷ نومبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۳)

تین ٹانگوں والا بچہ

"اخبار سیاست مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔ امرتسر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان کی نمائش کی جا رہی ہے جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں۔ نصف حصہ جسم میں اندر کی ہے" (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۲)

دانتوں والی مرغی

"نیویارک میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کس قدر عجیب ہے اس کی چونچ چپٹی جگہ ملتی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں" (ریویو قادیان ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء صفحہ ۶)

مرد کے ہاں بچہ ہونا

"چند سال گزرے ہیں اخبارات نے شائع کیا کہ یورپ میں ایک جوان آدمی کے پیٹ میں رسولی پیدا ہو گئی جب وہ بڑھ کر زیادہ تکلیف دینے لگی تو اس پر اپریشن کیا گیا اس پر اس میں سے ثابت انسانی بچہ نکلا جو اگرچہ زندہ نہ تھا مگر اس کے قریباً تمام اعضاء بنے ہوئے اور پورے تھے"
(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۶)

مرد کے پیٹ میں توام بچے

"بلگریڈ (سربیا) کے شفاخانہ میں ایک کاشتکار اپنی بیوی کو داخل کرانے کی غرض سے لے گیا۔ وہ حاملہ تھی۔ جب کاشتکار کی ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی تو ڈاکٹر نے دیکھا کہ اس کاشتکار کے شکم میں ایک غیر معمولی دنبل ہے جس کی وجہ سے اس کو بے حد تکلیف ہے اس پر عمل جراحی کیا گیا تو دنبل میں سے دو توام بچے برآمد ہوئے" (فاروق مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۳)

بے دانت بچے

"ایک یہودی کے دو بچے ایسے پیدا ہوئے تھے کہ اُن کی ساری عمر میں نہ تو بال ہی پیدا ہوئے اور نہ ہی اُن کے دانت نکلے"
(صداقت مریمیہ صفحہ ۹۹)

نو برس کی لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا

"ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لینسٹ نمبر ۱۵۔ مطبوعہ اپریل ۱۸۷۱ء میں اس طرح لکھا ہے کہ انہوں نے ایسی عورت کو جنایا جس کو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا اور آٹھویں برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینے کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا"
(آریہ دھرم صفحہ ۵۶)

عجیب بچہ جو پیدائشی بوڑھا ہے

"لندن کے اخبار مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب و غریب بچہ کے حالات چھپے ہیں ۱۹۲۳ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزف کا ہن سکنہ ۸۹ ہائی سٹریٹ ہائی گیٹ لندن کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا اس کے چہرے اور جسم پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک رویا ہی نہیں"
(فاروق ۶ و ۱۳ جنوری ۱۹۲۶ء صفحہ ۲)

۱۶ سیر وزنی بچہ

"دہلی ۹ ستمبر کل زنانہ ہسپتال میں ایک عورت کے ۱۶ سیر وزنی بچہ پیدا ہوا جو عورت کا چار جگہ سے پیٹ کر کے نکالا گیا۔ بچہ اور اس کی ماں دونوں مر گئے" (الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۲۸ء صفحہ ۲)

نتیجہ

"غرض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں بنظر غور تامل اور تدبر کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انسانی پیدائش کے ایسے ایسے نمونے ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہم اس کے حضور میں سربسجود ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ کسی معین طریق پیدائش کو ہم قانون قدرت کی محدود تعریف کے دائرے میں محیط نہیں کر سکتے"
(صداقت مریمیہ صفحہ ۱۰۱)

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
(الحدیث)

آٹھویں سالانہ

کل پاکستان

عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ

۲، ۳ نومبر ۱۹۸۹ بروز جمعرات جمعہ
بمقام ~~ربوہ~~
مسلم کالونی صدیق آباد

دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث
حضرت مولانا سعید احمد صاحب مدظلہ
خطبہ جمعہ دینگے ان کے علاوہ بھارت سے
اکابر علماء بھی شریک ہونگے

زیر صدارت
حضرت مولانا مخدوم المشائخ خواجہ خان محمد صاحب
— امیر —
مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی
- جس میں ملک بھر مشائخ، علما، اکابرین امت راہنمایان قوم، دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

- تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں
- جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔
- کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔

رابطہ کیلئے

ملتان ۴۰۹۷۸	بخاری مسجد گنزی
فیصل آباد ۲۴۷۰۰ / ۳۳۵۲۲	احمد پور شرقیہ ۹۰۳
سرگودھا ۶۰۳۷۴	بنوں جامع بخاری
ربوہ ۴۶۶	خانیوال ۷۴۹
لاہور ۵۳۴۳۳	ہری پور ۳۸۶۴
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶	وہاڑی ۳۱۵
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳	صادق آباد ۲۵۱۱
راولپنڈی ۵۵۱۷۷۵	بھکر ۸۹۶
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶	خانقاہ سراجیہ میانوالی
ڈیرہ غازیخان ۴۳۵۳	مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۳۸۴۲
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱	اٹک ۲۸۶۲
بہاولپور جی پی ۲۷۹۵	جھنگ ۲۸۶۹ / ۳۴۹۵
بہاولنگر ۵۵۳	سکھر ۸۵۹۱۳ / ۸۴۲۷۴
رحیم یار خان ۴۰۱۸	کوئٹہ ۷۱۱۹۴ / ۷۰۹۳۷ / ۷۳۶۵۶
پشاور ۶۲۸۳۹	ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱ / ۲۸۱۱
ٹنڈو آدم ۵۱۳	
حیدر آباد ۸۴۳۸۶	
نواب شاہ ۴۴۷۸	

مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر ملتان پاکستان